سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 28۔فروری 2019

(یوم الخمیس، 22۔جمادی الثانی 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 7

491

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ فروری 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ

اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

493

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات، 28۔ فروری 2019

(یوم الخمیس، 22۔ جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ
تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ
طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ
مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

سورۃ الصّف آیات 10 تا 13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (10) (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہیں ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے (12) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح عنقریب ہوگی اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو (13)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

در نبیؐ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالیٰ مقام ہو گا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیغمبرؐ یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر دُرود ہو گا سلام ہو گا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ پچھلے دو تین دن سے پاکستان اور انڈیا کی tension چل رہی ہے تو میں آج اس ہاؤس میں پہلے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری ائر فورس نے proper اور timely ان کو جواب دے کر پاکستان کا نہ صرف morale بلند کیا بلکہ پاکستانی قوم کا سر بھی فخر سے بلند کرا دیا۔ میں اپنی پاک فوج کو اس ہاؤس کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جس طرح انڈیا بڑے زعم میں تھا کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے گو کہ ان کے الیکشن کے معاملات تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا کا غرور اللہ کے فضل و کرم سے اب خاک میں مل چکا ہے۔

جناب سپیکر! اہم بات یہ ہے کہ کل جس طرح وزیر اعظم جناب عمران خان نے پوری دنیا کو اور خاص طور پر جو انڈیا کو message دیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے اور جس انداز میں انہوں نے پاکستان کا مقدمہ پوری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ ان کی ایک proper statesmen کی مختصر، جامع اور بڑی زبردست speech تھی جس سے پوری دنیا میں message چلا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے تمام ملٹری قیادت، سیاسی قیادت اور حکومت وقت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کا نام آئندہ بھی فخر سے بلند رکھے۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جو دو، تین چار روز سے---

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ کل قرارداد بھی پاس ہوئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، بالکل لیکن جو انڈیا کا aggression تھا تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی بھی کسی قسم کی سیاسی point scoring ہمیں کرنی چاہئے نہ ہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Collective طور پر message جانا چاہئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہماری قوم اپنی افواج پاکستان کے پیچھے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہے اور اگر credit کی بات ہوتی ہے تو میں یہ credit سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو دوں گا کہ جو ہمارا 1971 کا episode تھا جس سے متاثر ہو کر ذوالفقار علی بھٹو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو لے کر پاکستان آئے۔

جناب سپیکر! اس وقت سے جو سلسلہ چلا اور اس کا end جو 28۔مئی 1998 کو ہوا یعنی میاں محمد نواز شریف نے انڈیا کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں چھ ایٹمی دھماکے کر کے جواب دیا۔ آج ہم جو پر سکون بیٹھے ہیں اور ایسے بیٹھے ہیں کہ ہمیں کوئی پتا نہیں کہ بارڈر پر کیا ہو رہا ہے تو اس کا credit میں سب کو دوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ذوالفقار علی بھٹو کو بھی credit دوں گا، ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بھی دوں گا، میاں محمد نواز شریف کو بھی دوں گا کیونکہ جو میزائل ٹیکنالوجی میاں محمد نواز شریف کی supervision میں حاصل کی گئی وہ قابل تعریف ہے۔ شکریہ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جیل خانہ جات سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز کے نمونہ کے لئے کیمپ اور علاج کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*873: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کے ایڈز کے نمونے حاصل کرنے کے لئے آخری دفعہ کب کیمپ لگائے گئے تھے؟

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) حکومت ان جیلوں میں ایڈز کے قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سال 2018 میں پنجاب بھر کی جیلوں میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت 38543 اسیران کی بلڈ سکریننگ کی گئی۔ جن تواریخ میں کیمپ لگائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ بھر کی جیلوں میں ایڈز کے مرض میں مبتلا 217 اسیران مقید ہیں۔ جن میں سے 187 اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں جبکہ 30 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے جن کا بعد از مکمل تصدیق پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت علاج شروع کر دیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی تمام جیلوں میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کی مکمل میڈیکل سکریننگ کی جاتی ہے۔ سکریننگ میں پازیٹو رزلٹ آنے کی صورت میں PCR ٹیسٹ کے لئے نمونے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھیجے جاتے ہیں جہاں اسیران کا بآسانی PCR ٹیسٹ کروانے کی سہولت موجود ہے۔ جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت وخوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو علیٰحدہ سیلز میں رکھا جاتا ہے جو کہ میڈیکل، پیرامیڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی ونگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ایڈز میں مبتلا اسیران کی رہائی کے وقت ان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام سے رابطہ میں رہیں۔

اس کے علاوہ جیلوں میں وقتاً فوقتاً اس مرض سے متعلقہ آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ایڈز کے موذی مرض کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ یہ معاشرے کے اُن افراد کے بارے میں سوال ہے کہ جو موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ اُن کی مرض تو الگ بات ہے لیکن اُن کی عزت نفس کا بھی خیال رکھنا چاہئے وہ گھر میں ہوں یا جیل میں ہوں اس مرض کے حوالے سے اُن کی عزت نفس اور اُن کے نفسیاتی مسائل کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جیلوں میں بلڈ سکریننگ کی گئی ہے یہ فگرز 38ہزار 543ہیں تو ایک میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب کے اندر قیدیوں کی ٹوٹل تعداد کتنی ہے اور اُس میں سے یہ 38543کی بلڈ سکریننگ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کیمپ لگائے گئے جن کے نتیجے میں تعداد دی گئی ہے کہ 217ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں اور 187کی ابھی تشخیص ہو رہی ہے اور 30ایسے ہیں جن کی ابھی تشخیص کا عمل جاری ہے یہ تعداد کی جو detail یہاں دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ جو کیمپ لگائے گئے جن میں تشخیص ہوئی ہے یہ ساری detail اگر آپ دیکھیں تو یہ 2018کے پہلے تین یا چار ماہ کے دوران کیمپ لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج 2019ہے کیا اس حکومت کے آنے کے بعد کیونکہ یہ سارے پچھلی حکومت میں کیمپ لگائے گئے جس کے نتیجے میں ان امراض کی نشاندہی ہوئی ہے تو اس حکومت کے آنے کے بعد کیا کوئی ایسا کیمپ لگایا گیا کیونکہ اس چھ ماہ میں یا نگران گورنمنٹ کے بھی اگر دو ماہ شامل کر لیں آٹھ ماہ کے اندر بھی یقیناً بہت سارے نئے قیدی جیلوں میں گئے ہوں گے اُن کی سکریننگ بھی بہت ضروری ہے تو یہ سوال ہے کہ اس آٹھ ماہ کے دوران کوئی کیمپ لگایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو ان کا پہلا سوال تھا کہ پنجاب کی جیلوں میں ٹوٹل قیدیوں کی تعداد؟ تو وہ 49539 ہیں جن میں سے 38543کی بلڈ سکریننگ کی گئی، بلڈ سکریننگ اُن قیدیوں کی کی جاتی ہے جن کو یہ محسوس ہو کہ ہمیں یہ بیماری ہے وہ محسوس کرائیں کہ ہم فلاں بیماری میں مبتلا ہیں تب اُن کی بلڈ سکریننگ کی جاتی ہے اور دوسرا اُن کا سوال یہ ہے کہ اس حکومت کے آنے کے بعد آیا کوئی کیمپ لگائے گئے ہیں تو عام روٹین یہ ہے کہ ہر سال مارچ میں یہ کیمپ شروع کئے جاتے ہیں اور سال میں گاہے بگاہے مختلف جیلوں میں لگتے رہتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ detail میرے سامنے ہے۔ وزیر موصوف کہہ رہے کہ مارچ میں لگائے جاتے ہیں اگر میں پڑھنا شروع کر دوں کہ 2018 میں یہ 31۔ جنوری سے 9۔ فروری تک سنٹر جیل لاہور میں کیمپ لگایا گیا۔ یہ نومبر 2017 میں لگایا گیا، 24۔ مارچ کو لگایا گیا، 9۔ فروری کو ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں لگایا گیا۔ اس طرح یہ detail میں بے شمار لکھے ہوئے ہیں جس میں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ کیمپ جنوری میں بھی لگتے ہیں، فروری میں بھی لگتے ہیں تو وزیر موصوف کو اس طرح کی statement یہاں نہیں دینی چاہئے کہ صرف مارچ میں لگتے ہیں۔ یہ کیمپ 2018 میں جنوری میں بھی لگے ہیں اور فروری میں بھی لگے ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے ایسا نہیں کہا کہ مارچ میں لگتے ہیں میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ مارچ میں شروع کرتے ہیں اور یہ سال میں گاہے بگاہے مختلف جیلوں میں لگتے رہتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر اُن کی سکریننگ ہوتی ہے، کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ at the time جب حوالات میں یا جیل میں کوئی قیدی سزا کے بعد جاتا ہے اُس وقت اُس کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ چیئر کو address کریں۔ آپ ادھر دیکھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہ قیدی کسی بھی جیل میں آتا ہے تو اُس وقت کیا اُس کے سارے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اُس کی میڈیکل سکریننگ کر کے اُس کی categorization کی جاتی ہے؟ جبکہ میڈیکل آفیسر جیلوں میں موجود ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! سب سے پہلے اُن کی بلڈ سکریننگ کی جاتی ہے اُس کے بعد بلڈ سکریننگ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کو بھیج دی جاتی ہے، اُس کے بعد اُن کا PCR ٹیسٹ ہوتا ہے اُس کے بعد CD4 ٹیسٹ ہوتا ہے، اُس کے بعد اُن کی میڈیسن شروع کی جاتی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پھر camping کا اس میں کیا رول ہے؟ اگر آپ regularly screening کر رہے ہیں تو پھر جو یہ کیمپس بتائے گئے ہیں کہ جنوری تک ہوئے ہیں تو پھر اس کا تو کوئی جواز نہیں رہ جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جب اُن کے کیمپ لگائے جاتے ہیں اُن کا بلڈ ٹیسٹ کروایا جاتا ہے اُن کا بلڈ لے کر سکریننگ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور کو بھیجا جاتا ہے اُس کے بعد اُن کا باقاعدہ HIV ٹیسٹ ہوتا ہے، PCR ٹیسٹ ہوتا ہے، CD4 ٹیسٹ ہوتا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے سوال کا مقصد یہ ہے کہ جب ریگولر سکریننگ ہو رہی ہے جس طرح بلڈ سکریننگ ہوتی ہے ایک قیدی جب جیل میں آتا ہے تو اُس کی blood grouping اور اُس کے major tests ہو جاتے ہیں تو یہ کیمپس کا کیا جواز ہے اور جب وہ ہو جاتے ہیں تو اُسی وقت ہی اُن کو categorize کر کے اُن کی segregations کر دی جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ جی، last one۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 25۔ جولائی 2018 کے بعد آج کے دن تک کسی جیل میں ایڈز کے حوالے سے کوئی کیمپ لگایا گیا ہے اس کی کوئی specifically date بتا دیں اور یہ کس جیل میں لگایا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! 25۔ جولائی کے بعد کتنے کیمپ لگائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرے پاس ایک باقاعدہ مکمل لسٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! تو آپ انہیں لسٹ فراہم کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کتنے کیمپ لگ چکے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جو last camp لگا ہے وہ 28۔ فروری 2018 کو لگا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ detail ہمارے پاس بھی ہے اگر موصوف منسٹر صاحب دیکھ لیں۔ یہ 41 کیمپ لگے ہیں اور ان میں سے 38 کیمپ پچھلی حکومت میں لگے ہیں اور تین کیمپس نگران گورنمنٹ میں لگے ہیں میرا پہلے بھی یہی سوال تھا کہ موجودہ حکومت کے دور میں کتنے کیمپ لگے؟

جناب سپیکر! معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے بھی بڑا specific سوال کیا ہے کہ کوئی کیمپ لگا ہے وزیر موصوف نے کہا کہ مارچ سے شروع ہوتے ہیں میں پھر کہہ رہا ہوں کہ وہ بھی غلط بیانی ہے یہ 2018 کے جنوری میں بھی لگے ہیں اور فروری میں بھی لگے ہیں۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں مارچ میں لگے ہیں تو یہ بتا دیں کہ اس جنوری فروری میں کوئی کیمپ لگے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ simple سا بتا دیں کہ 25۔ جولائی کے بعد کوئی کیمپ لگے ہیں یا نہیں لگے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ بہت بڑی لمبی لسٹ ہے جو ان کا سوال ہے اُس کے بارے میں minimum میں پانچ بار گزارش کر چکا ہوں کہ ہم مارچ میں یہ کیمپ شروع کر رہے ہیں جو سال میں گاہے بگاہے لگتا رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں ایک کیمپ ہے، اُس کا سیریل نمبر 22 ہے ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں یہ جولائی 2018 میں لگا ہے یہ جو نگران گورنمنٹ میں لگے ہیں اُن کا تو میں کہہ رہا ہوں کہ وہ تین کیمپ لگے ہیں۔ 38 پچھلے دور حکومت میں لگے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا سٹاف یہاں ہاؤس میں موجود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اُن سے detail لے لیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرے پاس detail ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ان سے detail لے لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس detail میں جولائی کے بعد اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر، جنوری اور آج ہم فروری میں کھڑے ہیں اس detail میں تفصیل نہیں ہے میں نے بتا دیا ہے جولائی کا آخری کیمپ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں نے یہ تو نہیں کہا کہ اس کے بعد کیمپ لگے ہیں میں یہی کہہ رہا ہوں۔ ہم مارچ میں شروع کر رہے ہیں اور کل سے مارچ شروع ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں جیل خانہ جات کے محکمے نے ان چھ ماہ میں ایڈز کے حوالے سے کوئی کام نہیں کیا اور وزیر موصوف بغیر تیاری کے یہاں آ کر آئیں، بائیں، شائیں کر رہے ہیں جو اس ہاؤس میں مناسب نہیں ہے؟ انہیں ہاؤس میں پوری تیاری سے آنا چاہئے اور انہیں ماننا چاہئے اگر یہ کام نہیں کر سکے تو یہاں ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس موذی مرض کے بارے میں یہاں سوال کیا گیا ہے کہ ان مریضوں کو عام جگہ پر نہیں رکھا جاتا بلکہ انہیں separate جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے ایسے مریضوں کو رکھنے کے لئے وہاں کیا بندوبست اور تدابیر کی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کے مریضوں کو باقی مریضوں کے ساتھ نہیں رکھا جاتا ان کے لئے علیحدہ سیل ہوتے ہیں وہاں ان کو الگ سے رکھا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی جو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے اس سے آپ خود اندازہ لگا لیجئے یہ بڑا specific سوال تھا اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے ہی تمام جیلیں over crowded ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ وہاں کتنے سیل ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر fresh question کر لیں آپ کو وہ detail دے دیں گے۔ شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں اس پر آٹھ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ جی، اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: ڈسٹرکٹ جیل میں قید مرد و خواتین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

893*: رانا محمد افضل: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں مرد اور خواتین قیدی / حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) سیالکوٹ جیل میں قیدیوں کی کتنی گنجائش ہے؟

(ج) جیل ہذا میں قیدیوں کے لئے مینو کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں مرد اور خواتین قیدی / حوالاتیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

1.	مرد حوالاتی	=	1052
2.	نوعمر حوالاتی	=	12
3.	مرد قیدی	=	312
4.	مرد سزائے موت	=	97
5.	حوالاتی خواتین	=	27
6.	قیدی خواتین	=	15
7.	سزائے موت خواتین	=	01
	کل تعداد	=	1516

(ب) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں کل 722 قیدیوں / حوالاتیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں قیدیوں کے لئے مینو ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ جیل میں قیدیوں کی تعداد 1516 ہے جبکہ قیدیوں کے رکھنے کی گنجائش 722 ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ گورنمنٹ کوئی مزید بلاک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس سے پہلے پنجاب کی جیلوں میں overcrowd کی شرح 164 فیصد تھی اور اس وقت کم ہو کر 46 فیصد رہ گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت مختلف جیلیں بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال پر کام ہو رہا ہے تاکہ جیلیں over burden نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) جیل کے مینو کے بارے میں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس بات کو sure کرنے کے لئے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد افضل!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں بڑا خوبصورت مینو پیش کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا mechanism کیا ہے جس سے یہ نظر رکھ سکیں کہ جو انہوں نے لکھ کر دیا ہے اس پر عمل ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کھانے کا معیار کیا ہے، کیا یہ سپرنٹنڈنٹ جیل یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل پر depend کرتے ہیں؟ پچھلے چھ ماہ میں یہ باتیں سننے میں آ رہی ہیں کہ کھانے کا معیار بہت گر گیا ہے اور جیل عملے کی کمائی کا واحد ذریعہ قیدیوں کا راشن کھانا ہے۔ کیا یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی کھانے کا معیار چیک کرے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل۔ ہر جیل میں officials اور non-officials کی ایک ٹیم ہے جو گاہے بگاہے visit کرتی رہتی ہے وہ وہاں جا کر کھانے کا معیار چیک کرتی ہے۔ ہم وہاں سے کھانے کے نمونے لے کر پنجاب فوڈ اتھارٹی کو گاہے بگاہے بھیجتے بھی رہتے ہیں تاکہ کھانے کا معیار برقرار رہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں وزیر موصوف سے انتہائی احترام کے ساتھ پوچھوں گا کہ جیلوں میں settling babies یعنی خواتین کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز وزیر قانون کو بھی اعتماد میں لینا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے monthly review 2012 page 571 میں اس کو quote کیا گیا ہے کہ نبی اکرمؐ کے پاس ایک دفعہ ایک خاتون کو لے کر گئے جو pregnant تھی تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب تک اس کا بچہ پیدا نہیں ہوتا اور بچے کے دودھ پینے کا وقفہ ختم نہیں ہوتا اس کو جیل سے باہر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ settling babies کی تعداد کتنی ہے اور ان کے بارے میں آپ کیا کر رہے ہیں؟ بچے کا یہ basic fundamental right ہے کہ اس کو ماں کے ساتھ جیل سے باہر رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! پنجاب کی جیلوں میں ماؤں کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی تعداد 120 ہے اور فی بچے کو 467 ملی لیٹر کے حساب سے باقاعدہ دودھ دیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ تو میں پوچھ ہی نہیں رہا ہوں میرا سوال دوسرا تھا کہ ایسی ماؤں کے بارے میں آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ اس پر fresh question دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اگلا سوال پوچھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 963 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بچوں کی جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*963: **محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ میں بچوں کے لئے علیٰحدہ جیلیں بنائی گئی ہیں تو ان جیلوں کے نام اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر سے تمام مجرم بچوں کو ان جیلوں میں منتقل کیا جاتا ہے؟

(ج) بچوں کی ان جیلوں میں کتنی عمر کے مجرم بچے رکھے جاتے ہیں اور ان کے لئے جیل عملہ میں کتنے مرد اور کتنی خواتین شامل ہیں ہر جیل کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کی جائے؟

(د) قیدی بچوں کو ان جیلوں میں کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا انتظامات ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب میں بچوں کے لئے علیٰحدہ جیلیں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. بورسٹل جیل بہاولپور
2. بورسٹل جیل فیصل آباد

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 21 سال سے کم عمر والے سزا یافتہ مجرم بچوں کو بورسٹل جیلوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) بورسٹل جیلوں میں 21 سال سے کم عمر کے بچوں کو رکھا جاتا ہے۔

1. بورسٹل جیل بہاولپور میں تعینات جیل عملہ میں 170 مرد اور ایک خاتون شامل ہے۔
2. بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گرنے کی وجہ سے فی الحال تمام بچوں کو عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس جیل میں 215 مرد تعینات ہیں جبکہ کوئی خاتون تعینات نہ ہے جو کہ دیوار گرنے کی وجہ سے عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد اور سنٹرل جیل راولپنڈی پر ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔

(د) ان اسیر بچوں کی ویلفیئر کے لئے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو باہنر افراد بنانے کے لئے TEVTA کے تعاون سے ویلڈنگ، الیکٹریشن اور موٹر مکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔ ان کی جسمانی و ذہنی نشوونما کے لئے والی بال، بیڈ منٹن، فٹبال اور کرکٹ، کیرم بورڈ، لڈو جیسی گیمز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

- ان جیلوں میں بچوں کے علاج معالجہ کی سہولت بھی میسر ہے اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو کال کر کے ان بچوں کا چیک اپ بھی کروایا جاتا ہے۔
- مختلف این جی اوز کی مدد سے قیدی بچوں کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جاتی ہے جن میں AGHS اور پنجاب بار کونسل وغیرہ شامل ہیں۔

ان اسیر ان کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف این جی اوز کی مدد سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں، جن میں Rehai school اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بہاولپور اور فیصل آباد کی دو جیلوں کا بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گرنے کی وجہ سے فی الحال تمام بچوں کو عارضی طور پر سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب کی بات ہے، کب کا واقعہ ہے اور اب اس کی صورتحال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ دو مہینے پہلے بورسٹل جیل فیصل آباد کی دیوار گر گئی تھی، اب اس پر کام ہو رہا ہے، maximum ایک ہفتہ کا کام باقی رہ گیا ہے اور ایک ہفتہ بعد وہ سارے بچے واپس بورسٹل جیل میں شفٹ کر دیئے جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر دیوار بنانے میں دو مہینے لگتے ہیں تو پھر نیا پاکستان کتنی تیزی سے بنے گا ہم اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ان دونوں جیلوں کے اندر بہاولپور اور فیصل آباد میں اس وقت کتنے بچے موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس وقت بہاولپور جیل میں 62 بچے ہیں اور وہاں پر 434 بچوں کی capacity ہے، فیصل آباد جیل میں 212 بچے ہیں اور وہاں پر 234 بچوں کی capacity ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے جیلوں میں capacity بھی بتائی تو اللہ کرے یہ جیل capacity سے کم ہی رہیں ظاہر ہے کہ یہ جیل بھرنے کی کسی کی خواہش نہیں ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ویلفیئر کے لئے بہت سارے کام کراتے ہیں اور کورس بھی کرائے جاتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے بچوں کو ابھی تک ان کورسز سے مستفید کرایا جاچکا ہے اور کیا ان چھ مہینے کے اندر کچھ بچے جیل سے فارغ ہوئے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیل کے اندر جو بچے ہیں انہیں مختلف قسم کی مذہبی اور رسمی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ عموماً یہ کہ انہیں TEVTA کے تعاون سے مختلف قسم کے کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ دونوں بورسٹل جیلوں میں باقاعدہ سکولز ہیں جن میں ان بچوں کو باقاعدہ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ جیلوں سے کتنے بچے رِہا ہوئے ہیں تو یہ کورٹس کا کام ہے اور جب جب کورٹس کیس کے لحاظ سے decision کرتی جاتی ہے تو اس لحاظ سے بچے رِہا ہوتے رہتے ہیں کیونکہ جیل نہ کبھی کسی کو پکڑتی ہے اور نہ ہی کبھی کسی کو چھوڑتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ خود دیکھیں کہ میں نے جو سوال پوچھا تھا تو کیا اس کا جواب آیا ہے؟ مجھے اردو پڑھنی آتی ہے اور میں خود وکیل بھی ہوں تو مجھے یہ بھی پتا ہے کہ عدالتیں کیس کا فیصلہ کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے تو بڑا specific سوال پوچھا تھا اور پوچھا یہ تھا کہ کتنے بچے ان کورسز سے مستفید ہو چکے ہیں اور ان چھ مہینے کے اندر کتنے بچے جیلوں سے باہر جا چکے ہیں؟ اس کا جواب مطلب وہ عدالتیں فیصلہ دیتی ہیں اور مجھے اس کا پتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی detail ہے یا written میں ہے تو محترمہ کو provide کر دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میرے پاس written میں ہے اور میں محترمہ کو provide کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کو written provide کر دیں۔ آپ ذرا ان سے details لے لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بات provide کرنے کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ وزیر صاحب جس محکمے کو represent کر رہے ہیں، ہم نے جو سوال یہاں پوچھے ہیں، ایک تو یہ بھی بڑی بد قسمتی ہے کہ میں ان متاثرین میں سے شامل ہوں جن کے سوال ہمیشہ غیر نشان زدہ سوال میں آتے ہیں اور میرا تو سوال آتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ مہربانی پتا نہیں کب ختم ہو گی مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں اور specific سوال کیا۔ محکمے کے حوالے سے جو انفارمیشن اور preparation وزیر صاحب کی ہونی چاہئے، آج مجھے لگ رہا ہے کہ آپ جس طرح سے ریسکیو فرما رہے ہیں، آپ کو خود لگ رہا ہے کہ تیاری کتنی ہے اور اس پر کتنی grip ہے۔ ہم سوال کچھ پوچھتے ہیں اور جواب کچھ آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے ریسکیو نہیں کرنی۔ ریسکیو تو 1122 والوں نے کرنی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کمال کر رہے ہیں۔ آپ منسٹر صاحب کو کافی اچھا ریسکیو کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! اگر جیل میں دینی اور ریگولر ایجوکیشن ہو رہی ہے تو کیا وہاں سپورٹس کی بھی کوئی facilities ہیں یا کوئی ایسی activities جس میں جسمانی سرگرمیاں ہو سکیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! sports activities کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہر جیل میں sports activity کی سہولتیں ہیں اور وہاں پر فٹبال کے گراؤنڈ، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، لڈو اور ٹیبل ٹینس کی بھی سہولتیں موجود ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جیلوں میں جو نان مسلم بچے ہیں ان کے لئے یہ کیا کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! یہ سوال اس سے relevant تو نہیں ہے۔ آپ fresh question دے دیں تو ہم ان سے details لے لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی detail ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نان مسلم بچوں کے حوالے سے میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ اگر یہ fresh question دیں گے تو اس کی detail دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں اور ہم ان سے detail لے لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسیر بچوں کی مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر964 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر976 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں قیدیوں کی بحالی اور دیگر بہتری کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*976: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ میں قیدیوں کی rehabilitation کے لئے کوئی جامع پروگرام موجود ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا وہ قیدی جو اصلاح کی طرف راغب ہوں اور behaviour بہتر ہو جائے ان کی مدت سزا میں کمی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا parole پر رہائی کا کوئی سسٹم ہے جس سے قیدیوں کو فعال اور law abiding citizens بنایا جاسکے ایسے قیدیوں کا ratio کیا ہے جو اپنی مدت سزا سے پہلے رہائی پالینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی ہاں! قیدیوں کی اصلاح کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا مکمل انتظام موجود ہے۔ پنجاب کی جیلوں میں جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی جانب سے دینی تعلیم میں ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن، حفظ قرآن، تعلیم القرآن کورسز 1 تا 5 پڑھائے جاتے ہیں جبکہ دنیاوی تعلیم میں اللسان العربی، پرائمری، مڈل، میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، فاضل اردو، فاضل پنجابی اور الیکٹریشن وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔ جس کے باقاعدہ

امتحانات ہوتے ہیں اور کامیاب اسیران کو ان کورسز کے امتحانات میں کامیابی کے بعد ان کی سزا کے مطابق قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 215 کے تحت رعایت دی جاتی ہے جبکہ قیدیوں کی اصلاح کے لئے TEVTA کے تعاون سے مختلف جیلوں میں کورسز کروائے جا رہے ہیں تاکہ جب وہ جیلوں سے رہا ہوں تو معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے سیکھے گئے ہنر کے ساتھ باعزت روزی کما سکیں۔

اب بھی 1194 اسیران یہ کورسز کر رہے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں مقید اسیران کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے تاکہ وہ اپنے وقت کو منفی سرگرمیوں میں گزارنے کی بجائے مثبت طور پر اپنا وقت گزاریں اور ان کے اچھے کردار کی وجہ سے اور مختلف امتحانات میں کامیابی کے بعد ان کی سزا میں دو ماہ سے لے کر دو سال تک تخفیف کی جاتی ہے۔ سابقہ عرصہ پانچ سالوں میں امتحانات میں کامیابی کے بعد معافی حاصل کرنے والے اسیران کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! قیدیوں کی اصلاح کے لئے پیرول پروبیشن سسٹم موجود ہے اچھے کردار کے حامل اسیران کو پیرول اور پروبیشن پر رہا کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے علیٰحدہ محکمہ اصلاحِ اسیران قائم ہے جو کہ ان اسیران کو پیرول اور پروبیشن پر رہا کرتا ہے۔ پنجاب میں اس وقت پیرول پر 798 اسیران رہا شدہ ہیں اس طرح اپنی مدت سزا سے پہلے رہائی پا لینے والے اسیران کا تناسب تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے خیال میں وزیر جیل خانہ جات نے بہت detail میں جواب دیا ہے۔ اگر political point scoring مقصد نہ ہو تو ہر ایک کو ان کے سوال کا جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر! جز(الف) میں انہوں نے مجھے بہت تفصیل دی کہ کس طرح سے پندرہ جیلوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرestablish کئے گئے ہیں اور میرا ان سے ضمنی سوال صرف یہ ہے کہ اس تفصیل میں باقی ساروں ضلعوں اور شہروں میں تو پتا لگ گیا ہے کہ کتنے سٹوڈنٹس کس کورس میں حصہ لے رہے ہیں لیکن نمبر10 میں جہاں پر فیصل آباد کا ذکر ہے وہاں پر ان کا خانہblank ہے تو میں صرف پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا فیصل آباد کے ٹریننگ سنٹر میں کوئی کورسز نہیں ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! جس طرح باقی آپ نے تفصیل دی ہے کہ 14 اضلاع میں ہو رہے ہیں اور ایک اور بات میں آپ سے پوچھنا چاہوں گی کہ اس میں خواتین کتنی شامل ہیں جن کو ان کورسز میں شامل کیا ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر صاحب! پھنس گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں آپ کی پوری تیاری نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نہیں، تیاری بالکل ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر بتائیں ناں۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! آپ ایک منٹ دوبارہ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال صرف فیصل آباد کے حوالے سے تھا کیونکہ وہ خانہ blank ہے تو اگر کوئی مسئلہ ہے تو میں fresh question ڈال دوں گی۔

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں آپ کو جواب دوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ چیئر سے بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جواب دوں۔ وہ ایسا ہے کہ مختلف کورسز کے لئے بچوں میں تعلیم بھی required ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ normally ایسا sure ہو گا کہ وہاں پر جتنے بچے ہیں اور جتنے کورسز تھے ان کو وہ کروا دیئے گئے ہیں۔ اب جو بچے وہاں موجود ہیں ان کی تعلیم اتنی نہیں ہو گی کہ ان کو یہ دوبارہ کورس کروائے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال میں آپ fresh question دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ میں fresh question دے دوں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ وہ present ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں present ہوں۔ میرا سوال نمبر 1006 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*1006: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کتنی جیلیں ہیں ان میں مرد اور خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) خواتین قیدیوں کے ساتھ کتنے بچے ہیں نیز بچے کتنی عمر تک اپنی والدہ کے ساتھ جیل میں رہ سکتے ہیں؟

(ج) کیا خواتین قیدیوں کے لئے اس جیل کے ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ضلع گجرات میں ایک جیل ہے جس میں آج مورخہ 19.02.2019 کو اسیران کی تعداد1046 ہے جن میں1014 مرد اور32 خواتین اسیران شامل ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں تین خواتین اسیران کے ساتھ تین بچے موجود ہیں جن میں سے دو بچے اور ایک بچی ہے اور بمطابق قاعدہ نمبر 326 پاکستان جیل خانہ جات قواعد 1978 چھ سال تک کی عمر کے بچے اپنی ماں کے ساتھ جیل میں رہ سکتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں خواتین اسیران کے لئے لیڈی ڈاکٹر سمیرا عثمان تعینات ہیں جو کہ خواتین اسیران کے علاج معالجہ اور نگہداشت کے حوالے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ہر نئی آنے والی خاتون اسیر کا مکمل میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے اور بمطابق قانون علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اور مجھے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ جواب سے satisfied ہیں۔ اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر1040 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل میں قیدیوں اور ان کو فراہم کی گئی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1040: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کل کتنے رقبہ پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے اوراس وقت کتنے قیدی موجود ہیں؟

(ج) مذکورہ جیل میں کتنے بے گناہ بچے اپنی ماؤں کے ساتھ بند ہیں؟

(د) مذکورہ جیل میں اس وقت کتنی خواتین بند ہیں نیز ان میں سے حاملہ خواتین کی تعداد سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ہ) مذکورہ جیل میں مقید اسیر ان کو کیا کیا سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال کل رقبہ 156 ایکڑ زیر محیط ہے۔ اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1۔	مین وال کے اندر کا رقبہ	=	45ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
2۔	Walledایریا	=	115ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
3۔	کالونی/وارڈر لائن رقبہ	=	52ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔
4۔	کاشت سبزیات برائے اسیر ان	=	13ایکڑ رقبہ بیرون جیل باغیچہ پر محیط ہے اور اندرون جیل کا باغیچہ برائے کاشت سبزیات برائے اسیر ان 10ایکڑ ہے۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں کل 1565 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت 1877 اسیر ان موجود ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں پانچ بچے جن کی عمریں پانچ سال سے کم ہیں اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت 26 خواتین مقید ہیں جن میں ایک خاتون حاملہ ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل ساہیوال میں مقید اسیر ان کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

1. شیڈول کے مطابق PCO کی سہولت۔
2. شیڈول کے مطابق ملاقات کی سہولت۔
3. بروقت کھانے کی سہولت۔
4. مسلسل بجلی کی فراہمی۔

5. موسمی اثرات سے محفوظ رہنے کی سہولتیں۔
6. روزمرہ ضروریات زندگی کی اشیاء کی کنٹین کے ذریعے فراہمی۔
7. فلٹریشن پلانٹ سے صاف پانی کی فراہمی۔
8. ہسپتال میں بیمار اسیران کا علاج۔
9. اسیران کے ورثاء کی سہولت کے لئے کھلی کچہری کا انعقاد۔
10. اسیران کے لئے مذہبی اور ثانوی تعلیم کی سہولت۔
11. ٹیوٹا کورسز (TEVTA Courses) ویلڈنگ، موٹر سائیکل، ٹریکٹر
12. WMO اور LHV ہر وقت خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے دستیاب ہیں۔
13. بچوں کی تفریح کے لئے جھولے، خواتین اسیران کے لئے LCDs اور TEVTA کے تعاون سے خواتین اسیران کو ایمبرائڈری، بیوٹیشن اور سلائی وغیرہ کی تربیت بھی دی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (ج اور د) میں فرمایا گیا ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں پانچ بچے جن کی عمریں پانچ سال سے کم ہیں اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں اور جز (د) میں ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت 26 خواتین مقید ہیں جن میں ایک خاتون حاملہ ہے۔ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور آئین پاکستان میں درج ہے کہ کسی کو اس کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا اور قرآن پاک کی سورۃ انعام کے آخر میں ایک آیت کا ایک حصہ ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" یعنی کسی ایک کے گناہ کی سزا کسی دوسرے کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ اسلامی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے، آئین پاکستان کی بھی خلاف ورزی ہے کہ جیلوں میں جو خواتین قید ہیں ان کے ساتھ ان کے بے گناہ بچوں کو بھی قید کر کے رکھا گیا ہے۔ سزا تو صرف اسے ہوتی ہے جس نے گناہ کیا ہوتا ہے، ایک سزا قید بامشقت ہوتی ہے یعنی قید کے ساتھ اس سے مشقت اور مزدوری بھی لی جاتی ہے۔ یہ دہری مشقت ہے ایک تو خاتون کو قید کر دیا گیا اور ساتھ اس کے بچے کو قید کر کے اسے دہری مشقت میں ڈال دیا گیا ہے۔ کیا حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جو بے گناہ بچے ہیں ان کو قید

سے رہائی مل سکے یا اگر انہوں نے بامر مجبوری قید رہنا ہی ہے تو ان کی قید کے صلے میں ان کی ماؤں، کی سزا میں کوئی کمی یا معافی کا سلسلہ ہو سکے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! چھ سال کی عمر تک کے بچے اپنے ماؤں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور وہ اپنی ماں کی مرضی سے ان کے پاس رہ رہے ہیں۔ جن بچوں کی عمر چھ سال سے بڑھ جاتی ہے انہیں ان کے لواحقین کو دے دیا جاتا ہے اگر لواحقین انہیں adopt نہ کریں تو پھر انہیں SOS Village یا Chilled Protection Bureau والوں کو دے دیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں بڑا specific سوال پوچھا گیا تھا کہ سنٹرل جیل ساہیوال کتنے رقبے پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ پہلے بھی آپ کے remarks آئے ہیں کہ منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے لیکن اس میں تو یہ نظر آ رہا ہے کہ محکمے کی بھی تیاری نہیں ہے۔ محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل ساہیوال کا کل رقبہ 156 ایکڑ پر محیط ہے اس رقبہ کے تصرف کی تفصیلات درج ذیل ہیں مین وال کے اندر کا رقبہ 45 ایکڑ، walled ایریا 115 ایکڑ، کالونی / وارڈر لائن رقبہ 52 ایکڑ، کاشت سبزیات برائے اسیران 13 ایکڑ اسمبلی میں سارے ذمہ دار پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں اگر یہ جمع تفریق کر لیں تو یہ کسی صورت میں بھی 156 ایکڑ نہیں بنتا بلکہ یہ تو 225 ایکڑ رقبہ بتایا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک کو اس سوال کے latest جواب کی کاپی دی گئی)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ممبر نے 4۔ جنوری کو یہ سوال پوچھا اور 27۔ فروری کو اس کا جواب پرنٹ ہوا ہے۔ اس کے بعد کیا ایسی تبدیلی آئی ہے کہ انہوں نے revised list دی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر صاحب سے پوچھ لیں کہ محکمے کی کیا کارکردگی ہے اور وزیر صاحب ایوان کو کیا بتا رہے ہیں۔ اتنے august House میں جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو جواب کی latest کاپی مل چکی ہے؟ ادھر جو جواب دیا گیا ہے اس میں تھوڑی سی غلطیاں ہیں اس لئے انہوں نے revise کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں آپ خود revise list کو بھی دیکھ لیں۔ انہوں نے 27۔ فروری کو ایک جواب دیا ہے کہ 225 ایکڑ لینڈ ہے، یہ ایکڑ ہیں کوئی کنال یا سرساہیاں تو نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ revised جواب میں ذرا جز (الف) پڑھیں کہ کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ سنٹرل جیل کا کل رقبہ 128 ایکڑ پر محیط ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 128 ایکڑ زمین ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو آپ منسٹر صاحب سے پوچھیں کہ 27۔ فروری کو تو سنٹرل جیل کا رقبہ 225 ایکڑ تھا اور راتوں رات 128 ایکڑ کیسے ہو گیا؟ کسی کو بیچ کر دیا کیونکہ حکومت کی زمین کم ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! typing error ہو سکتی ہے، human error بھی ہو سکتی ہے۔ اب revise کر کے آپ کو بتا دیا گیا ہے، اس چیز کو درست کر دیا گیا ہے اور آپ کو یہ کاپی مل چکی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے remarks ہیں کہ وزیر صاحب کی تیاری ہے اور نہ ہی محکمے نے کوئی تیاری کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس میں تیاری کی بات نہیں ہے آپ کو revised list مل چکی ہے۔ آپ بیٹھ کر اسے پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، میں پڑھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھ لیں پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جس طرح ہم بچوں کے متعلق بات کر رہے ہیں کہ ان کی ویلفیئر کے حوالے سے پروگرام کئے جاتے ہیں۔ جیل میں جو خواتین قید ہیں ان کی تربیت کے حوالے سے کوئی short term or long term courses یا ان کو کوئی تربیتی کورسز کرائے جاتے ہیں تاکہ جب وہ وہاں سے نکلیں تو وہ معاشرے کے فعال ارکان کے طور پر سامنے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ very relevant question ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! بالکل عورتوں کے لئے فلاحی پروگرام رکھے گئے ہیں، ان کے لئے سکول بھی کھولے گئے ہیں اور ٹیوٹا کے ذریعے ان کے لئے سلائی کڑھائی اور بیوٹیشن جیسے کورسز کرائے جاتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ جس طرح سلائی کڑھائی کے کورسز ہیں کیا کوئی ایسا انتظام ہے کہ جو خواتین جیل میں رہ کر مزید پڑھنا چاہیں تو ان کی تعلیم کے حوالے سے محکمے کے پاس کوئی ایسا انتظام ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تعلیم کے حوالے سے بتا دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ہر جیل میں مردوں اور عورتوں کے لئے باقاعدہ مذہبی تعلیم کا اور عام تعلیم کا بھی انتظام ہے اور قیدی باقاعدہ اپنے اپنے امتحانات دیتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے مجھے سوال پوچھنے کے لئے کہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ساہیوال جیل میں پانچ بچے ہیں جو پانچ سال کی عمر سے کم ہیں وہ وہاں پر اپنی ماؤں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسے بچے بھی ہیں جو مدت ردات کے اندر یعنی دودھ پلانے کی مدت کے بچے بھی ہیں ؟ اگر موجود ہیں تو پھر شریعت کے اندر یہ موجود ہے خود حضور علیہ الصلوۃ وسلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا کہ : "اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ" مجھ پر ایک حد قائم کر دی گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ آپ بچے جننے کی مدت میں ہیں جب تک بچہ پیدا نہیں ہو جاتا تمہیں سزا نہیں دی جائے گی۔اس کے بعد پھر وہ عورت آئی اور کہا کہ اب میں بچے کی ولادت سے فارغ ہو گئی ہوں تو حضورؐ نے فرمایا کہ اب آپ نے بچے کو دو سال دودھ پلانا ہے جب تک دودھ نہ پلالیں اس وقت تک تجھ پر حد لاگو نہیں ہو گی۔ اگر دو سال سے کم کے بچے ساتھ ہیں تو کیا ان کی ماؤں کو رہائی دی جا سکتی ہے اگر وہ جیل کے اندر ہی رہیں گے تو جیل کے خوف وہراس سے بچے کی خوراک بند ہونے کا خطرہ ہے تو اس کا بوجھ کس پر ڈالا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ساہیوال جیل میں پانچ بچے ہیں اور سب بچوں کی عمر دو سے اڑھائی سال ہے۔ اگر معزز ممبر تفصیل چاہتے ہیں تو میرے پاس ان بچوں اور ان کی ماؤں کے نام بھی موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ ٹھیک ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بہاولپور جیل میں مرد عملہ کی تعداد 170 جبکہ ایک خاتون تعینات ہے۔ کیا اس جیل میں صرف male بچے مقید ہیں، کیا یہاں پر بچیاں قید نہیں ہیں اور صرف ایک عورت بچیوں کو کیسے سنبھال سکتی ہے؟ جیل میں بچیوں کے لئے بھی اتنا ہی female staff تعینات ہونا چاہئے جتنا کہ male بچوں کے لئے ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! شور کی وجہ سے میں محترمہ کا سوال سُن نہیں سکا۔ میری گزارش ہے کہ وہ اپنے سوال کو دُہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں تاکہ منسٹر صاحب محترمہ کا سوال سُن سکیں۔ محترمہ! اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ بہاولپور جیل کے عملہ میں 170 مرد اور ایک خاتون شامل ہے۔ اگر بچے اور بچیاں دونوں ہی جیل میں قیدی ہیں تو پھر بچیوں کے لئے عورتوں پر مشتمل سٹاف کی تعداد بڑھائی جائے۔ صرف ایک عورت بچیوں کو کیسے سنبھال سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عنیزہ فاطمہ! آپ کا ضمنی سوال اس وقت زیرِ بحث سوال سے related نہیں۔ اس سوال کے جواب کے لئے آپ fresh question دیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جی، بہتر ہے۔ میں fresh question دے دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1066، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سنٹرل جیل میں مریض قیدیوں کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

***1066: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل فیصل آباد میں متعدد قیدی موذی امراض کا شکار ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ہیپاٹائٹس سی کے 300 مریض ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ہیپاٹائٹس بی کے 20 اور سفلس کے 4 مریض ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل میں ایڈز کے 32 مریض موجود ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ جیل میں مریض اسیران کے علاج معالجہ اور دیگر قیدیوں کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، نہیں۔ اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں 3500 سے زائد اسیران مقید ہیں جن میں سے اکثر صحت مند و توانا ہیں۔ جون 2018 میں جیل کے تمام اسیران کی سکریننگ کروائی گئی، سکریننگ میں پازیٹو رزلٹ آنے والے اسیران کے پی سی آر ٹیسٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھجوائے گئے۔ حتمی نتائج کی روشنی میں اسیران کو ہیپاٹائٹس بی، ہیپاٹائٹس سی، اور ایڈز کی ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ب) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے 211 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ج) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس بی کے اٹھارہ مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ سفلس کا کوئی مریض اس وقت جیل میں مقید نہ ہے۔

(د) اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز کے 29 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ہ) سنٹرل جیل فیصل آباد میں روزانہ کی بنیاد پر نئے آنے والے اسیران کی سکریننگ کی جاتی ہے اور پازیٹو رزلٹ آنے کی صورت میں پی سی آر ٹیسٹ کے لئے نمونے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام لاہور بھیجے جاتے ہیں جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں میڈیکل سپیشلسٹ کو چیک کروانے کے بعد ان کا علاج تجویز کیا جاتا ہے اور ان کی صحت و خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسیران کو پینے کے لئے فلٹر شدہ پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات میڈیکل آفیسر جیل کی نگرانی میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو علیٰحدہ سیلز میں رکھا گیا ہے جو کہ میڈیکل، پیرا میڈیکل اور جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی و نگہداشت میں ہیں اور ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ہیپاٹائٹس اور ایڈز میں مبتلا اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام سے رابطہ میں رہیں۔

اس کے علاوہ جیل میں وقتاً فوقتاً ان امراض سے متعلق آگاہی کے لئے مختلف پروگرام اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے ہیپاٹائٹس، ایڈز اور دیگر موذی امراض کے بارے میں اسیران اور جیل عملہ کو مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی بتائی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ سوالات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ ایک طرح کا حکومت پر oversight ہوتا ہے اگر اس کو seriously نہیں لیا جائے گا تو پھر oversight کے concept کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ سوالات دینے کے لئے معزز ممبران بہت محنت کرتے ہیں۔ ہم نے عوام کی نمائندگی کا حلف لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم سوالات کو seriously نہیں لیں گے، محکمہ سے جواب طلبی نہیں کریں گے تو پھر oversight کا concept بُری طرح متاثر ہوگا اور خدانخواستہ اس ہاؤس کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ یہاں پر جتنے بھی سوالات کئے گئے ہیں کسی کا بھی کوئی relevant جواب نہیں دیا گیا۔ یہ میری ایک observation تھی جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے 211 مریض موجود ہیں جن کو بمطابق تشخیص ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا انہیں جیل میں آنے سے پہلے یہ مرض لاحق ہو چکا تھا یا جیل میں آنے کے بعد ان کو یہ مرض لاحق ہوا ہے؟ کیا جیل حکام پہلے سے ہیپاٹائٹس سی کی میڈیسن خرید کر رکھ لیتے ہیں یا بوقت ضرورت خریدتے ہیں اور اس کا کیا mechanism ہے ذرا وضاحت فرما دیں؟ مجھے میرے سوال سے related جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس وقت سنٹرل جیل فیصل آباد میں ہیپاٹائٹس سی کے گیارہ مریض ہیں۔ اس مرض کے مریضوں کو ادویات کے دو یا تین کورس کروائے جاتے ہیں۔ جس stage پر ان مریضوں کی بیماری ہوتی ہے اسی لحاظ سے ان کو ہیپاٹائٹس سی کی ادویات کے کورس کروائے جاتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو جیل کے اندر علیحدہ cell میں رکھا جاتا ہے اور انہیں کھانا بھی ڈاکٹر کی recommendations کے مطابق دیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب مجھے ہیپاٹائٹس سی کی دوائی کا نام بتانا پسند کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب زوار حسین وڑائچ منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر نہیں ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! محترمہ یاسمین راشد ایوان میں تشریف فرما ہیں اگر آپ کہیں تو وہ آپ کو اس میڈیسن کا نام بتا دیتی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چلیں، رہنے دیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے ایک بہت اہم ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ یہاں پر مذہب اسلام کی بات ہو رہی تھی اور اسلام میں ایک ہی جرم پر سب کی سزا برابر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ چور جنہوں نے قومی خزانہ چُرایا ہے اور دوسرے وہ جو عام چور ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ آپ کا ضمنی سوال relevant نہیں۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی گزارش کی تھی کہ جو سوال پوچھا جائے صرف اسی کا جواب دیا جائے۔ میرے سوال کا جواب منسٹر صاحب نے نہیں دیا۔ ہسپتال کے قیدیوں کی جب تشخیص کی گئی تو بہت سے لوگوں کو ہیپاٹائٹس کا مرض لاحق تھا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان قیدیوں کو جیل میں آنے سے پہلے یہ مرض لاحق تھا یا جیل میں آنے کے بعد انہیں ہیپاٹائٹس سی کا مرض لگا ہے اور ان کا علاج کب کیا گیا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جب کوئی شخص جیل کے اندر بطور قیدی آتا ہے تو تب ہی ان کی تشخیص کی جاتی ہے۔ جن قیدیوں کو ہیپاٹائٹس کا مرض لاحق ہوا ہے ان سب کے tests جیل کے اندر کروائے گئے ہیں اور ان کی بیماری جیل کے اندر ہی diagnose ہوئی ہے۔ ان کو جیل کے اندر علیٰحدہ cell میں رکھا گیا ہے اور علاج کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

صوبہ کی جیلوں میں والدین کے ساتھ رہنے والے بچوں سے متعلقہ تفصیلات

***964: محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں اس وقت کل کتنے بچے قید ہیں ہر جیل کے مطابق بچوں کے نام، ولدیت، عمر اور قید ہونے کی وجہ سے متعلق مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر بچے بے گناہ ہیں اور مجبوراً اپنی والدہ کے ساتھ جیلوں میں قید ہیں ان بے گناہ بچوں کی تعداد اور عمر کے مطابق تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت کی جانب سے بے گناہ بچوں کے لئے جیل سے باہر تعلیم و تربیت اور رہائش و خوراک کی سہولیات فراہم کرنے کے انتظامات موجود نہیں ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بے گناہ قیدی بچوں کو جیل سے باہر گھر جیسے ماحول میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں نو عمر اسیران کی تعداد 615 ہے۔ ان کے نام، ولدیت، عمر اور قید کی وجہ وغیرہ کی مکمل تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ ان نو عمر اسیران کے علاوہ 120 بچے اپنی ماؤں کے ہمراہ مقید ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 99 خواتین اسیران کے ہمراہ 120 بچے بھی مقید ہیں کہ جن کی کفالت اور دیکھ بھال کرنے والا ان کی والدہ کے علاوہ کوئی نہ ہے مزید یہ کہ قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 326، 327، 328 کے تحت دودھ پیتے بچوں اور چھ سال کی عمر تک کے بچوں کو ان کی والدہ کے ساتھ رکھا جا سکتا ہے۔ ان بچوں کی عمر کے لحاظ سے تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن بچوں کی عمر چھ سال سے زائد ہو جاتی ہے ان کو لواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے۔ لواحقین کے نہ ہونے کی صورت میں ان کو حکومت پنجاب کے مختلف اداروں مثلاً SOS Village, Child Protection Bureau وغیرہ میں بھجوادیا جاتا ہے۔

(د) جن بچوں کی عمر چھ سال سے زائد ہو جاتی ہے ان کو لواحقین کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اگر لواحقین ان بچوں کو لینے سے انکار کریں یا لواحقین کے نہ ہونے کی صورت میں ان کو حکومت پنجاب کے مختلف اداروں مثلاً SOS Village وغیرہ میں بھجوادیا جاتا ہے۔ جہاں پر حکومت ان کو گھر جیسے ماحول میں ہی رکھتی ہے اور ان کو گھر جیسی تمام سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی تعلیم و تربیت کا بھی پوری طرح خیال رکھا جاتا ہے تاکہ یہ بچے بڑے ہو کر معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جیلوں کو لاک اور ان لاک کرنے کے قوانین و دیگر تفصیلات

207: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا جیل کو لاک اور ان لاک کرنے کے بارے میں کوئی قوانین موجود ہیں؟

(ب) ان قوانین کے مطابق جیل کو کب لاک اور ان لاک کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا کوئی غیر متعلقہ شخص جیل ان لاک ہونے کے بعد جیل میں داخل ہو سکتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی ہاں! جیل کو لاک اور ان لاک کرنے کے متعلق قواعد جیل خانہ جات پاکستان 1978 کے قاعدہ نمبر 660,656 اور 666 موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) قواعد جیل خانہ جات پاکستان 1978 کے قاعدہ نمبر 656 کے تحت قیدیوں کو طلوع آفتاب سے آدھا گھنٹہ پہلے بیرکوں سے ان لاک کر دیا جاتا ہے اور شام کے وقت غروب آفتاب سے آدھا گھنٹہ پہلے قیدیوں کو ان کی مخصوص بیرکوں میں لاک / بند کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی، نہیں۔ کیونکہ محکمہ جیل ایک حساس ادارہ ہے اور اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر متعلقہ شخص جیل کے اندر داخل ہو۔

لاہور کیمپ جیل میں قیدیوں کی تعداد اور ماحول کی بہتری سے متعلقہ تفصیلات

217: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں کل کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس جیل میں اس وقت کتنے قیدی مقید ہیں؟

(ج) حکومت قیدیوں کے لئے جیل کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل لاہور کی منظور شدہ گنجائش اسیران 2000 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 3004 اسیران بند ہیں

(ج) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں تمام اسیران کو بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ جیل ہسپتال میں لیبارٹری، ڈینٹل یونٹ، ایکسرے مشین، ECG مشین موجود ہیں اور اسیران ہسپتال میں تمام اسیران کا بروقت علاج کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر تعینات میڈیکل آفیسر روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کا بروقت چیک اپ کرتا ہے۔

مختلف امراض میں مبتلا اسیران کے لئے مہینے میں دو دفعہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان برائے میڈیکل چیک اپ اور علاج کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور آتے ہیں۔

علاوہ ازیں جیل ہسپتال میں روزانہ تقریباً 325 مریضوں کا آؤٹ ڈور میں معائنہ کیا جاتا ہے اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر اسیران کے لئے صاف پانی پینے کے لئے دس عدد فلٹریشن پلانٹس اور بیس الیکٹرک کولرز نصب کئے گئے ہیں اور پانی کا ٹیسٹ پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسیز سے کروایا گیا جو کہ معیار کے مطابق اور حفظان صحت کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں اسیران کو اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسیران کے لئے پی سی او کی سہولت فراہم کی ہے جس سے اسیران ہفتے میں ایک بار بیس منٹ کال کر سکتے ہیں۔ تمام اسیران کو صحت مند کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ نو عمر اسیران کے لئے این جی او "رہائی" کے تعاون سے کمپیوٹر کلاسز اور ٹیلرنگ کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ فارمل ایجوکیشن کے لئے اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں بیڈمینٹن، ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ کی سہولت فراہم کی گئی ہے جبکہ روحانی و ذہنی تربیت کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے سکالرز کے لیکچر کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

ملاقات کا نظام: ملاقات اسیران کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر ٹوکن سسٹم جاری کیا گیا ہے جس کے لئے اصل شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے پھر ہر ملاقاتی بمطابق ٹوکن نمبر اپنی باری پر سامان جمع کروا کر ملاقات شیڈ میں جاتا ہے (بعد از مکمل تلاشی) ہر ملاقاتی کو تقریباً 30 منٹ ٹائم دیا جاتا ہے۔

کھانے کا مینو: کھانا پکانے کے لئے تجربہ کار باورچی سے قیدیوں کو ٹریننگ دلوائی گئی ہے تاکہ خوش ذائقہ کھانا تیار کیا جاسکے جبکہ ہر بارک اور بلاک کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانا حوالاتیوں کی تعداد کے مطابق اور بمطابق سکیل بھجوایا جاتا ہے۔اس ضمن میں کھانا تقسیم کرنے کے لئے ٹرالیوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ہفتہ وار خوراک کا شیڈول برائے اسیران

	دن ناشتہ	دو پہر کا کھانا	شام کا کھانا
پیر	چائے+روٹی	چکن+روٹی+سفید چنا	سبزی+روٹی
منگل	چائے+روٹی	دال چنا+روٹی	چکن+روٹی
بدھ	چائے+روٹی	دال ماش+روٹی	چکن+آلو+روٹی
جمعرات	چائے+روٹی	چکن+دال چنا (ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو دال چنا)	سبزی+روٹی
جمعتہ المبارک	چائے+روٹی	سفید چنے+روٹی	سبزی+روٹی
ہفتہ	چائے+روٹی	سبزی+روٹی	سبزی+روٹی
اتوار	چائے+روٹی	مکس دال(مسور+مونگ)	سفید لوبیا+روٹی

پریزن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم(PMIS): ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر PITB کے تعاون سے پریزن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پروگرام شروع کیا گیا ہے جس کی مدد سے حوالاتیوں کی بائیومیٹرک حاضری کے ذریعے عدالتوں میں بھجوایا جاتا ہے اس طرح بوقت رہائی بھی بائیومیٹرک چیکنگ کے بعد رہائی کی جاتی ہے۔

جیمرز: NRTC کے تعاون سے ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر جیمرز نصب کئے گئے تاکہ موبائل فون کے استعمال کو روکا جاسکے۔ جیمرز کی استعداد کار کو روزانہ کی بنیاد پر چیک کیا جاتا ہے اور رپورٹ بھجوائی جاتی ہے۔

کیمرہ: ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر سیکورٹی کو بہتر بنانے کے لئے 24 عدد CCTV کیمرے لگائے گئے ہیں۔

منشیات: منشیات کے اسیر ان کی بہتری کے لئے ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے ہسپتال کے گراؤنڈ فلور کی Drug Rehabilititation Centre قائم کیا گیا ہے اور منشیات کے عادی نئے آنے والے اسیر کو داخل کر کے اس کا علاج کیا جاتا ہے۔

لاہور: کیمپ جیل کے توسیعی منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

218: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور کا توسیعی منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا یہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت کوئی نیا توسیعی منصوبہ اس جیل کا شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) نیو ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے لئے 623 کنال رقبہ واقع موقع رکھ لیدکی میں تجویز کر لیا گیا ہے جس کی الاٹمنٹ کی منظوری جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کر دی ہے مذکورہ رقبے کی rent assessment کے لئے جناب سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور گورنمنٹ آف دی پنجاب کے دفتر میں میٹنگ بھی منعقد ہو چکی ہے لیکن تاحال مذکورہ زمین کا کیس محکمہ اوقاف میں زیر غور ہے جیل ہذا کی جانب سے جناب سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور گورنمنٹ آف دی پنجاب کو درج ذیل خطوط لکھے جا چکے ہیں۔

چٹھی نمبری 6098	مورخہ 21.05.2018
چٹھی نمبری 6735	مورخہ 08.06.2018
چٹھی نمبری 7797	مورخہ 12.07.2018
چٹھی نمبری 9175	مورخہ 03.09.2018
چٹھی نمبری 9603	مورخہ 24.09.2018

مزید برآں مورخہ 18.05.2018 کو 623 کنال اراضی کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ جیل لاہور کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور دفتر سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور ملاقات میں بات چیت کے لئے دفتر گئے مگر اس روز سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس کے بعد مورخہ 04.09.2018 کو دوبارہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور

دفتر سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور ملاقات کے سلسلہ میں بات چیت کے لئے دفتر گئے مگر اس بار بھی سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور سے ملاقات نہ ہوسکی۔مورخہ 26.09.2018 کوڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نثار سرور دفتر سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور ملاقات ہوئی جس میں یہ بات طے پائی کہ 623 کنال اراضی کی باقاعدہ منظوری کے لئے کیبنٹ کمیٹی آف چیف منسٹر پنجاب سے discuss ہوگی۔ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل لاہور نے چٹھی نمبری2003-11-08مورخہ 03.12.2018کے تحت 623 کنال اراضی کے لئے سیکرٹری اوقاف ومذہبی امور سے کی گئی ملاقات پر مزید عملدرآمد کے لئے تحریر کیامگر ابھی تک ڈسٹرکٹ جیل لاہور کواس سلسلہ میں کوئی جواب موصول نہ ہواہے۔ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں!حکومت اور ڈیپارٹمنٹ اس ضمن میں کوشش کررہے ہیں کہ مطلوبہ زمین محکمہ ہٰذا کے نام شفٹ ہوسکے تاکہ فنڈز اور منظوری کے بعد جیل بنانے کا کام شروع ہوسکے۔

فیصل آباد میں جیلوں کی تعداد اور سالانہ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

308:جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی جیلیں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ہر جیل میں قیدیوں اور حوالاتیوں کی تعداد کتنی ہے نیز کتنے قیدی اور حوالاتی گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ج) ان جیلوں کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں؟

(د) ان جیلوں میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے تفصیل عہدہ اور گریڈوار بتائیں؟

(ہ) ان میں قیدیوں کو کیاکیاسہولیات حکومت فراہم کررہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) فیصل آباد میں تین جیلیں ہیں۔

- سنٹرل جیل فیصل آباد: نزد ملکو آنہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد: نزد ایگریکلچرل یونیورسٹی فیصل آباد۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد: نزد واپڈا کالونی نزد ملکو آنہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد

قیدی=2459+حوالاتی=1258 کل تعداد=3717

کل گنجائش1066اسیران کی ہے جبکہ 2651اسیران گنجائش سے زیادہ بند ہیں۔

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

قیدی=261+حوالاتی=1729 کل تعداد=1990

کل گنجائش934اسیران کی ہے جبکہ1056 اسیران گنجائش سے زیادہ بند ہیں۔

- بورسٹل جیل فیصل آباد

قیدی=00+حوالاتی=00 کل تعداد=00

کل گنجائش 244 اسیران کی ہے جبکہ بورسٹل جیل کی مین وال بوجہ طوفان مورخہ 03/04.10.2018 کو گرنے کی وجہ سے 121 اسیران کو سنٹرل جیل فیصل آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ج) سنٹرل جیل فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی مزید تفصیل ضمیمہ(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Pay & Allowance = 200,198,643 /-

Contingent Charges = 142,735,003/-

Grand Total = 343,231,146/-

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی مزید تفصیل ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Pay & Allowance = 134,653,188/-

Contingent Charges = 75,276,833/-

Grand Total = 209,930,021/-

- بورسٹل جیل فیصل آباد

Pay & Allowance = 70,835,856/-
Contingent Charges = 18,540,326/-
Grand Total = 89,376,182/-

(د) سنٹرل جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=745 **حاضر ڈیوٹی**=612 **خالی اسامیاں**=134

- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=497 **حاضر ڈیوٹی**=417 **خالی اسامیاں**=80

- بورسٹل جیل فیصل آباد میں تعینات عملہ کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل تعداد=274 **حاضر ڈیوٹی**=200 **خالی اسامیاں**=74

(ہ) فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر اسیران کے لئے صاف پانی پینے کے لئے چھ عدد فلٹریشن پلانٹس (ہر ایک کی گنجائش ایک ہزار لیٹر)، چھ عدد الیکٹرک کولرز اور ستائیس عدد چلرز نصب کئے گئے ہیں اور پانی کا ٹیسٹ پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسیز سے کروایا گیا جو کہ معیار کے مطابق اور حفظان صحت کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔

- اس کے علاوہ TEVTA کے تعاون سے سنٹرل جیل فیصل آباد پر موٹر سائیکل مکینک، ٹریکٹر مکینک، سٹچنگ، موٹر وائنڈنگ کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 880 اسیران ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں اور 100 اسیران ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد پر فیشن ڈیزائننگ، بیوٹیشن، مشین ایمبرائیڈری کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 373 خواتین اسیران ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں اور 41 خواتین اسیران ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد پر کمپیوٹر، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل مکینک، ٹیلرنگ، ویلڈنگ کے کورسز کروائے جا رہے ہیں ان کورسز سے 310 اسیران ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں فی الوقت کوئی بھی اسیر بورسٹل جیل فیصل آباد میں موجود نہ ہے۔

- سنٹرل جیل فیصل آباد پر جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کے تعاون اور پڑھے لکھے قیدیوں کی مدد سے اسیران کو مذہبی و رسمی تعلیم دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 11 لٹریسی سنٹرز جبکہ بورسٹل جیل فیصل آباد میں ایک لٹریسی سنٹر قائم ہے۔
- فیصل آباد کی تینوں جیلوں میں تمام اسیران کو بنیادی سہولتیں میسر ہیں اور اسیران ہسپتال میں تمام اسیران کا بروقت علاج کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر تعینات میڈیکل آفیسر روزانہ کی بنیاد پر تمام اسیران کا بروقت چیک اپ کرتا ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اسیران کے لئے مہینے میں دو دفعہ سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان برائے میڈیکل چیک اپ اور علاج کے لئے فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر آتے ہیں اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ جیل ہسپتال میں مندرجہ ذیل مشینری کام کر رہی ہے۔
- سنٹرل جیل فیصل آباد:

Ultrasound Machine, ECG Machine, Auto Clave, Sucker Machine, Water Bath, Hematoiogy Analyzer, Dental Chair Unit, Glucometer, Chemistery Analyzer, Cardiac Monitor, Microscope.

موجود ہیں۔

- قریشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم عبداللطیف مرتضیٰ (انچارج طبیب)،

حکیم اظہار حسین (اسسٹنٹ انچارج طبیب)

- تفصیل جرمانہ: مدینہ فاؤنڈیشن نے مبلغ-/864,697روپے اور جمعیت تعلیم القرآن نے مبلغ-/ 426,400روپے جرمانہ کی مد میں ادا کئے۔
- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد:

ڈینٹل یونٹ، ویٹ مشین، ECG مشین، سکر مشین، اور الٹراساؤنڈ مشین موجود ہیں۔

- قریشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم اعجاز حیدر (انچارج طبیب) اور حکیم محمد شعیب (اسسٹنٹ طبیب)

- تفصیل جرمانہ: مدینہ فاؤنڈیشن، دارالاحسان سمندری روڈ فیصل آباد اور قرشی فاؤنڈیشن کی طرف سے اکثر اوقات میں جرمانہ دیت اور ارش وغیرہ کی رقم جمع کروایا کرتے ہیں۔
- بورسٹل جیل فیصل آباد:

ڈینٹل یونٹ اور الٹراساؤنڈ مشین موجود ہے۔

- قرشی فاؤنڈیشن کے تعاون سے درج ذیل کام کر رہے ہیں۔

حکیم عبداللطیف مرتضیٰ (انچارج طبیب)

- مزید فیصل آباد کی جیلوں میں پچھلے پانچ سالوں میں قیدیان جو جرنانہ، ارش، دمن، دیت وغیرہ میں مقید تھے ان کے لئے مبلغ 28.550 ملین کی رقم جو کہ مخیر حضرات اور حکومت کے تعاون سے ادا کی گئی اور 801 قیدیان کی رہائی عمل میں آئی۔ تفصیل ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- فیصل آباد کی تینوں جیلوں میں اسیران کو اپنے عزیز واقارب سے ملنے کے لئے ملاقات کی سہولت میسر ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے اسیران کے لئے PCO کی سہولت فراہم کی ہے جس سے اسیران PCO کے ذریعے پانچ خونی رشتہ داروں کے نمبروں پر ہفتہ میں ایک دن کال کرنے کی سہولت میسر ہے جس کا دورانیہ 20 منٹ تک ہوتا ہے۔
- نو عمر اسیران کے لئے کمپیوٹر کلاسز اور ٹیلرنگ کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ فارمل ایجوکیشن کے لئے اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ مزید فیصل آباد کی تینوں جیلوں پر اسیران کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔
- فیصل آباد کی جیلوں پر اسیران کو دیئے جانے والے کھانے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بروز سوموار=ناشتہ: چائے+روٹی لنچ: چکن سفید چنے+روٹی ڈنر: سبزی+روٹی

ہر ماہ کے دوسرے اور چوتھے سوموار چاول زردہ

بروز منگل =ناشتہ: چائے+روٹی لنچ: دال چنا+روٹی ڈنر: چکن قورمہ+روٹی

ہر ماہ کے پہلے منگل (صبح) نمکین چاول اور دال چنا

بروز بدھ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: دال ماش + روٹی	ڈنر: چکن آلو + روٹی
بروز جمعرات = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: مرغ دال + روٹی	ڈنر: سبزی + روٹی
بروز جمعہ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: سفید چنے + روٹی	ڈنر: چکن قورمہ + روٹی
بروز ہفتہ = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: سبزی + روٹی	ڈنر: چکن قورمہ + روٹی
بروز اتوار = ناشتہ: چائے + روٹی	لنچ: مکس دال + روٹی	ڈنر: سفید لوبیا + روٹی

- صرف بورسٹل جیل فیصل آباد پر محکمہ سوشل ویلفیئر کے تعاون سے اب تک پانچ لیکچرز دیئے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں خواتین کی جیلوں اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

479: جناب محمد افضل: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عورتوں کے لئے الگ جیلیں بنانے کا معیار کیا ہے یہ معیار کب بنایا گیا تھا اور کیا اس پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی جاتی ہے؟

(ب) صوبہ میں تاحال کہاں کہاں خواتین کی جیلیں بنائی گئی ہیں اور کیا موجود خواتین کی جیلیں ضرورت کے مطابق ہیں؟

(ج) کیا خواتین قیدیوں کے ساتھ رہنے والے بچوں کو معیاری اور ضروری خوراک دی جاتی ہے ایسے بچوں کے لئے فی یوم کتنا خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین کے لئے صرف ایک وومن جیل ضلع ملتان میں 1978 میں تعمیر کی گئی جو کہ فنکشنل ہے۔ وومن جیل میں مرد حضرات کے داخلے کو ممنوع کیا گیا۔ اور وومن جیل کے اندر خواتین سٹاف مثلاً سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل، میڈیکل آفیسر، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل و دیگر سٹاف کو تعینات کیا گیا ہے۔ پالیسی کے تحت پنجاب بھر سے سزا یافتہ قیدی خواتین کو وومن جیل ملتان منتقل کیا جاتا تھا مگر دور دراز کی قیدی خواتین کو اور ان کے لواحقین کو ملاقات کرنے کے لئے لمبا سفر کرنا پڑتا تھا اور بھاری اخراجات اٹھانے پڑتے تھے جس کی بناء پر Affiliation Policy 2005 پر نظر ثانی کی گئی اور اب قیدی خواتین جن کی سزا چھ ماہ سے زائد ہوتی ہے ان کو

ان کے گھر کے نزدیک جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔اس مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ، سنٹرل جیل گوجرنوالہ، سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، سنٹرل جیل لاہور اور سنٹرل جیل ساہیوال کے خواتین وارڈ میں توسیع کی گئی تاکہ ملحقہ اضلاع کی قیدیافتہ خواتین کو ان میں بآسانی رکھا جاسکے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں خواتین کے لئے صرف ایک وومن جیل ہے جو کہ ملتان میں ہے۔اس کے علاوہ صوبہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں خواتین کے لئے علٰیحدہ علٰیحدہ بیرکس بنائی گئی ہیں۔صوبہ پنجاب کی ان جیلوں میں قیدی خواتین کی قانون کے مطابق تمام مناسب ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔Affiliation Policy کے تحت ان کو مختلف جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔

(ج) PPR قاعدہ نمبر489 کے تحت 12 ماہ سے کم عمر بچوں کو مندرجہ ذیل خوارک دی جاتی ہے۔

دودھ=467 گرام چینی=29 گرام

(50روپے یومیہ)

12 ماہ سے 18 ماہ کے بچوں کو مندرجہ ذیل خوارک دی جاتی ہے۔

دودھ=467 گرام چینی=29 گرام

چاول=117 گرام دال=29 گرام

نمک=10 گرام آئل=12 گرام

(70روپے یومیہ)

علاوہ ازیں مختلف NGOs کی مدد سے بچوں کو ہفتے میں تین مرتبہ موسمی پھل فراہم کئے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ پاکستان پریزن رول قاعدہ نمبر II-489 کے تحت میڈیکل آفیسر کی ہدایت پر ایکسٹرا دودھ، ایکسٹرا ڈائٹ، سویٹ اور ہفتہ میں تین بار فروٹ فراہم کیا جاتا ہے۔خواتین کے لئے 2016 سے TEVTA کے تعاون سے پنجاب کی آٹھ جیلوں میں بیوٹیشن، فیشن ڈایزائنگ، ہاتھ کے ساتھ ایمبرائیڈری، گھریلو دستکاری، مشین ایمبرائیڈری کے کورسز کروائے جارہے ہیں جن میں 2340 خواتین

نے حصہ لیا۔ جن میں 1539 خواتین نے امتحان میں شرکت کی۔ اور 1511 خواتین کامیاب ہوئیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار محمد اویس دریشک، جناب سمیع اللہ خان اور محترمہ شازیہ عابد نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے انڈس ہائی وے کشمور کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

انڈس ہائی وے کشمور تا ڈیرہ اسماعیل خان تک دورویہ کرنے کا مطالبہ

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر dual carriage نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ چند دن پہلے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار محمد اویس دریشک! اس قرار داد میں "ڈیرہ اسماعیل خان" کا اضافہ کر لیا جائے۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں اس قرارداد میں "ڈیرہ اسماعیل خان" کا اضافہ کر دیتا ہوں۔

میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پر dual carriage نہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9 افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پرdual carriageنہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان پر dual carriageنہ ہونے کی وجہ سے آئے روز حادثات رُونما ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔چند دن پہلے ایک ہی خاندان کے 9افراد اسی روڈ پر حادثہ کے نتیجے میں لُقمہ اَجل بن گئے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ اسماعیل خان تک سڑک کو دو رویہ کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں تاکہ قیمتی انسانی جانوں کے نقصان کی روک تھام ہو سکے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے حلقہ کا ایک انتہائی اہم اور فوری توجہ کا مسئلہ آپ کی توجہ کا طالب ہے۔ میں آؤٹ آف ٹرن تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے اجازت فرمائیں۔ میں نے یہ تحریک جمع کرا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک خالد محمود بابر! ہمارے پاس آپ کی تحریک کی کاپی نہیں ہے۔ آپ مجھے بھیج دیں ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 104 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

بہاولپور: چک نمبر 10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔ فروری 2019 کو چک نمبر 10 بی سی تھانہ بغداد ضلع بہاولپور کے رہائشی محمد افضل کے گھر پانچ ڈاکو آتشیں اسلحہ کے ساتھ داخل ہوئے اور گھر والوں کو رسیوں سے باندھ کر تمام سامان مع نقدی اور مویشی لے گئے۔ ان ڈاکوؤں نے اسی چک میں مزید تین چار افراد کے گھر اسی رات ایسی ہی وارداتیں کیں جس کی ایف۔ آئی۔ آر نمبر 19 / 91 تھانہ بغداد بہاولپور میں درج ہوئی ہے؟

(ب) پولیس ابھی تک ان وارداتوں کے کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی جبکہ بہاولپور میں ڈکیتی کی ایسی وارداتیں روز مرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ توجہ دلاؤ نوٹس میں کہا گیا ہے تو یہ درست ہے کہ یہ واردات ہوئی ہے۔ اس واردات کے نتیجہ میں مقدمہ بھی درج ہوا ہے۔ محترم ممبر کا یہ فرمانا کہ کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا تو یہ درست نہ ہے بلکہ اس سلسلہ میں پولیس نے ملزمان کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کیس میں طارق محمود ولد عبدالحق قوم جٹ سکنہ عباسیہ ٹاؤن بہاولپور مرکزی ملزم گرفتار ہو چکا ہے، یہ جسمانی ریمانڈ پر ہے اور یہ سابق ریکارڈ یافتہ بھی ہے۔ اس سے پولیس کچھ برآمدگی بھی کر چکی ہے۔ اسی ملزم نے بقیہ چھ ملزمان کی نشاندہی کی ہے کہ یہ لوگ بھی میرے ساتھ تھے۔ ان میں سراج خان ولد گل محمد سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور، محمد عابد ولد عبدالستار سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور، محمد وریام ولد مقصود سکنہ چک نمبر 22 حمید آباد خیر پور ٹامیوالی، جمشید احمد ولد محمد سکنہ چک نمبر 12L/70 تحصیل چیچہ وطنی اور شمیم مائی زوجہ مقصود سکنہ چک نمبر F/69 فتح حاصل پور شامل ہیں۔ ان ملزمان کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ یہ عادی مجرمان ہیں اور یہ باقاعدہ ایک گروہ ہے جو یہ کام کرتا تھا۔

جناب سپیکر! ان کا طریقہ واردات یہ تھا کہ ایک سوزوکی وین میں یا کسی گاڑی میں پانچ چھ لوگ بیٹھتے تھے ساتھ ایک خاتون شمیم مائی انہوں نے رکھی ہوئی تھی تاکہ یہ تاثر دے سکیں کہ فیملی سفر کر رہی ہے اور اس طرح یہ ڈکیتی کی وارداتیں کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ مرکزی ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور باقی کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد گرفتار ہو جائیں گے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ کون ان مجرموں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے چیمبر میں بھی آ کر بتاؤں گا اور منسٹر صاحب کو بھی بتاؤں گا کہ ان سفاک مجرموں کی پشت پناہی کون کرتا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جو ان مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں ان کا نام بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! مجھے ہمارے دوست جناب سمیع اللہ خان نے منع کر دیا ہے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر قانون میرے بزرگ ہیں اور بڑے سینئر پارلیمینٹیرین ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کو محکمہ نے ہمیشہ misguide کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایک توجہ دلاؤ نوٹس 14-01-2019 کو تھا کہ بہاولپور میں عبدالمجید نامی شخص بس سٹینڈ پر قتل ہوا تھا۔ اس کے جواب میں معزز وزیر قانون نے on the floor of the House فرمایا تھا کہ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور جو باقی رہتے ہیں ہم ان کے قریب ترین ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر بات کریں۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں اور میں on the floor of the House بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک same condition ہے اور ابھی تک کوئی بھی ملزم اس واقعہ میں گرفتار نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بہت احترام سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت تفتیشی افسر یہاں پر موجود ہیں، مقدمہ کا ریکارڈ موجود ہے اس لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ میرے بھائی ابھی تشریف لے آئیں تفتیشی افسر اور سارا ریکارڈ موجود ہے ابھی ان کی تسلی کروا دیں گے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس میں ایک فرضی ملزم گرفتار ہوا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس ملزم سے برآمدگی بھی ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظہر اقبال! آپ وزیر قانون کے چیمبر میں تشریف لے جائیں وہاں تفتیشی بھی ہوگا۔ آپ کو انشاءاللہ مطمئن کریں گے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے جو توجہ دلاؤ نوٹس یہاں پیش کیا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ان کو محکمہ نے ہمیشہ misguide کیا ہے۔ طارق عرف گڈو جس پر 2014 میں ایف آئی آر نمبر 14/85 درج ہوئی تھی جس میں وہ باعزت بری ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور ایف آئی آر نمبر 14/156 میں بھی یہ ملزم باعزت بری ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک فرضی ملزم گرفتار کیا گیا ہے۔ ان غریبوں کا کیا قصور ہے کہ جن کا سارا مال، سامان بستر سمیت بلکہ لال پمپ اور موٹریں وہ ڈکیت لے گئے ہیں۔ وہ 20 سے 25 افراد تھے انہوں نے رات 11:00 بجے سے لے کر صبح 5:00 بجے تک بڑی تسلی سے ڈکیتی کی۔ ان غریبوں کا کیا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظہر اقبال! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ یہاں تفتیشی افسر بھی موجود ہے۔

جناب مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر قانون on the floor of the House بتادیں کہ کب تک یہ ملزمان گرفتار ہوں گے کیونکہ یہ گروہ ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ڈیرہ بھکر میں بھی پیش آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ مرکزی ملزم یہ ہے اس کی نشاندہی پر ہی باقی ملزمان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا ہے کہ محترم رکن اس طرح سمجھتے ہیں کہ ملزم طارق محمود بے گناہ ہے اور پولیس نے فرضی گرفتاری ڈالی ہے تو یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اس سے تو ہم برآمدگی بھی کر چکے ہیں اور مال مسروقہ بھی برآمد ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 109 جناب منیب الحق کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 110 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! شکریہ

گوجرانوالہ: سکول کی چھت گرنے سے ٹیچر کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

110: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 21۔فروری 2019 کو گوجرانوالہ کے علاقہ اروپ میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کی چھت گرنے سے سکول کا ہیڈماسٹر شدید زخمی اور ایک خاتون ٹیچر شکیلہ واجد جاں بحق ہو گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ حادثہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی سراسر غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول کی تعمیر 2012 میں (ن) لیگ کے دور حکومت میں کی گئی اور ٹھیکیدار نے اس کی تعمیر میں ناقص مٹیریل استعمال کیا؟

(د) اگر جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے بلڈنگ تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار اور محکمہ کے دوسرے ذمہ داران کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کے دو حصے ہیں ایک ہلاکت کے حوالے سے ہے اس سلسلہ میں رپورٹ درج کر لی گئی ہے جیسے ہی مزید رپورٹ آئے گی ہم انشاء اللہ تعالیٰ proceed کریں گے لیکن بلڈنگ سے متعلق جواب وزیر سکولز ایجوکیشن دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں خود اسی دن گوجرانوالہ اس حادثہ کی جگہ کو دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ وہاں پر گوجرانوالہ کی ڈپٹی کمشنر بھی موجود تھیں۔ وہاں عمارت کے اندر جو problems آئی ہیں۔ اس کے متعلق ابھی ہمیں دو stories معلوم ہوئی ہیں جو ہم نے خود

دیکھا ہے اور اس پر ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحبہ نے اس پر کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ میرے خیال میں دو یا تین دنوں کے اندر اس کی رپورٹ آجائے گی۔ جس کمرے کی چھت گری ہے اس کی تعمیر کا اصل نقشہ دکھایا گیا تو اس کمرے میں ایک دیوار تھی جو بیم کے نیچے تھی۔ انہوں نے وہ دیوار نکال دی تھی، بارش تین چار دن ہوتی رہی اور بارشیں پہلے ہی off and on ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ چھت گر گئی۔

جناب سپیکر! اب یہ دیکھا جا رہا ہے کہ وہ چھت دیوار نکالنے کی وجہ سے گری ہے اور کس کی اجازت سے وہ دیوار نکالی گئی تھی۔ اس حوالے سے جیسے ہی رپورٹ آئے گی میں وزیر قانون کو فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کی رپورٹ آنے دیں اس کے بعد ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 111 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔

رحیم یار خان: دو افراد سے گن پوائنٹ پر ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

111: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ۔ 7 فروری 219 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان شہر میں بنک سے رقم نکلوا کر جانے والے دو افراد سے چودہ لاکھ روپے گن پوائنٹ پر لوٹ لئے اور مزاحمت کرنے پر ملزموں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے دونوں افراد کو شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا ہے اور کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے نہیں تو وجوہات نیز اس واقعہ سے متعلقہ پولیس کی تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس کا مقدمہ نمبر104/19 مورخہ 06-02-2019میں جرم394ت پ تھانہ سٹی اے ڈویژن رحیم یار خان درج ہوا۔ اس وقت کی تفتیش کے مطابق تین ملزمان کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے ان میں سے ایک ملزم امتیاز احمد کو گرفتار کر لیا گیاہے اور اس سے ساڑھے سات لاکھ روپے بھی بر آمد ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!دوسرا ملزم محمد عثمان بھی گرفتار ہو چکا ہے لیکن تا حال اس سے ابھی تک کوئیrecovery نہ ہوئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سے بھیrecovery کروائی جائے۔ ایک ملزم محمد حسین کی گرفتاری ابھی عمل میں نہیں آئی ہماری کوشش ہے اس کو بھی جلد گرفتار کر کے اس سے مکملrecovery کر لی جائے تاہم اس وقت تک ساڑھے سات لاکھ روپےrecoverہو چکے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک issue آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ آج کل ہر ضلع میںCEO ہیلتھ مقرر کئے جا رہے ہیں اور اس کے لئے کچھSOPs ہیں جن کے مطابق گریڈ19 کے پروفیسر کوCEOرکھا جاتا ہے۔ کمیٹی power اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب کوئی گریڈ19 کا کوئی پروفیسر موجود نہ ہو لیکن ڈسٹرکٹ میانوالی میںSOPs کو ignore کرتے ہوئے دو پروفیسرز جو کہ گریڈ19 کے ہیں، وہ ماسٹرز بھی ہیں اور ان کے پاس ڈپلومہ بھی موجود ہے اور ان کی موجودگی میں گریڈ18 کے پروفیسر کو CEOلگا دیا گیا ہے لہٰذا اس وجہ سے ان کی بہت heart burning ہو رہی ہے اور وہ competent professorsہیں۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرما ہیں شاید ان کے علم میں یہ بات نہ ہو تو میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ اس مسئلہ کو دیکھ لیں اور وہاں پر جس کا حق بنتا ہے اس کو اس کا حق ملنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سانحہ ساہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ سے ایوان کو آگاہ کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک چھوٹے سے مدعا پر بات کرنا چاہتی ہوں اور مجھے وزیر قانون کی توجہ اس معاملے پر چاہیئے کہ کیا سانحہ ساہیوال کی جے آئی ٹی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے اور اگر وہ مکمل ہو گئی ہے تو کیا ہاؤس کو اس پر apprise کیا جائے گا یا نہیں، اس پر وزیر قانون کچھ فرما دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سانحہ ساہیوال کی رپورٹ آچکی ہے اور چیف منسٹر صاحب کو موصول ہو چکی ہے، وزیر اعلیٰ اس رپورٹ کو دیکھنے کے بعد کیبنٹ کی Standing Committee on Law and Order میں discuss کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش ہو گی لیکن میں commit نہیں کرتا لیکن ہماری کوشش یہ ہو گی کہ اس معزز ایوان کو بھی اس سے آگاہ کیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب طارق مسیح گل کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ڈی جی ہیلتھ کے آفس ڈی او 3 کا معزز ممبر اسمبلی کو زدو کوب کرنا

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔ فروری 2019 بروز منگل بوقت تقریباً 12:00 بجے دوپہر ڈی جی ہیلتھ کے آفس ڈی او 3 ڈاکٹر عاطف کے پاس بسلسلہ Termination Letter بنام اشک ناز ولد عارف عنایت گیا اور میں نے اس کو اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ میں ایم پی اے طارق گل ہوں اور میں نے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب سائل کی حاضری پوری ہے، روزانہ وہ کام کرتا ہے، وقت پر ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے، اسے Termination لیٹر کیوں دیا گیا ہے، فوراً اس شخص نے کہا کہ جو میں نے کرنا تھا کر دیا اور میرے پاس یہاں بہت ایم پی ایز آتے ہیں آپ یہ کاپی پکڑیں اور جائیں میں نے اس سے کہا کہ آپ نے کام کرنا یا نہیں کرنا بعد کی بات ہے مگر آپ نے یہ کیا کہا ہے کہ میرے پاس بہت ایم پی ایز آتے ہیں اور میں یہ کرتا ہوں اور وہ کرتا ہوں، کیا تم غنڈے ہو تو اس نے مجھے غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں؟

جناب سپیکر! مجھے اس کے سٹاف نے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں اپنی عزت کو برقرار رکھتے ہوئے میں نے سوچا کہ گاڑی میں بیٹھ کر اسمبلی ہال جا کر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، ابھی میں نے گاڑی آفس سے باہر ٹرن ہی کی تھی کہ اسلامیہ کالج کوپر روڈ خواتین کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اسی اثناء میں یہ شخص اپنے دس بارہ ساتھیوں کے ہمراہ آیا گاڑی روکی اور مجھے گاڑی سے نکال کر مارنا شروع کر دیا، میرا بیٹا جس کو میں سکول سے لے کر آیا تھا اور میرے ڈرائیور کو گاڑی سے نکال کر زدو کوب کیا، میری شرٹ کے بٹن ٹوٹ گئے، گلے میں سونے کی چین تھی وہ بھی کھینچ کر لے گئے، میرے پرس میں تقریباً بائیس ہزار سے اُوپر رقم تھی اور میرے ڈرائیور کی جیب میں بیس ہزار روپے تھے جو کہ میرے زیر تعمیر مکان کے لئے سیمنٹ وغیرہ کے لئے دینے تھے نکال لئے، اسمبلی ہال ہاسٹل کے گیٹ تک میرا پیچھا کیا گیا، بھاگ کر جان بچائی، ان کے خلاف کارروائی کا حکم صادر فرما کر میرے استحقاق کو بحال کیا جائے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک استحقاق جو پیش کی گئی ہے اس کا جواب مانگا گیا تھا تو اس کے مطابق مورخہ 19۔فروری 2019 بروز منگل ڈاکٹر عاطف حنیف نے تحریری رپورٹ کے ذریعے CEO ہیلتھ لاہور کو آگاہ کیا کہ تقریباً 12:00 بجے طارق گل نامی ایک شخص جو اپنے آپ کو ایم پی اے بتاتا ہے اس کے دفتر آیا اور سینٹری ورکر جس کا نام اشک ناز ہے اس کی انکوائری کے بابت دریافت کیا جب ایم پی اے مذکورہ کو بتایا گیا کہ انکوائری حقائق کی بنیاد پر کی گئی ہے اور اگلی کارروائی کے لئے سی ای او ہیلتھ کو جمع کروادی گئی ہے تو اس پر موصوف نے غلیظ گالیاں دینا شروع کر دیں اور اپنے گارڈز کے ہمراہ مذکورہ آفیسر پر تشدد کیا اس کے کپڑے تک پھاڑ دیئے اور سرکاری دفتر میں خوف وہراس کی فضا بنادی۔

جناب سپیکر! جب ایم پی اے مذکورہ سے کہا گیا کہ آپ مہربانی فرما کر سرکاری دفتر میں ایسا روّیہ نہ رکھیں اور آپ کا جو بھی معاملہ ہے اس حوالے سے سی ای او ہیلتھ سے رابطہ کریں تو یہ بات سن کر اس نے دفتر میں موجود فائلیں زمین پر پھینک دیں اور مذکورہ آفیسر کی طرف دوبارہ تشدد کرنے کے لئے بڑھا اس دوران شور کی آواز سن کر دفتر کے دیگر ملازمین بھی اکٹھے ہوگئے اور مذکورہ آفیسر کو بڑی مشکل سے مذکورہ ایم پی اے اور اس کے مسلح گارڈز سے آزاد کروایا۔ اس دوران مذکورہ ایم پی اے نے کئی بار آفیسر پر تشدد کی کوشش کی اور اسے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔

جناب سپیکر! ملازمین کے احتجاج کو دیکھتے ہوئے مذکورہ ایم پی اے دھمکیاں دیتے اور اسلحہ لہراتے ہوئے دفتر سے فرار ہوگیا اس وقوعہ کے بارے میں متعلقہ تھانہ میں باقاعدہ درخواست نمبر QGS-2/19/2019/462 درج کروائی ہے اور قانونی کارروائی کی درخواست کی ہے۔ بابت تحریک استحقاق جس میں مذکورہ ایم پی اے نے یہ مؤقف بتایا ہے کہ اسے مع ڈرائیورز دو کوب کیا گیا ہے اور اس سے رقم یا طلائی زیور چھینا گیا ہے، سراسر غلط بیانی پر مبنی ہے کیونکہ اس قسم کا کوئی

واقعہ پیش نہیں آیا۔ حالات و واقعات سے یہ بات عیاں ہے کہ تحریک استحقاق میں بیان کیا گیا مؤقف حقائق سے برعکس ہے۔

جناب سپیکر! مؤدبانہ گزارش اور درخواست کی جاتی ہے کہ ایک آفیسر کو سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران تشدد کا نشانہ بنانا اور اپنے فرائض کی انجام دہی پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا خلاف قانون عمل ہے۔ رپورٹ ہذا کارروائی کے لئے پیش خدمت ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ معزز ممبر جناب طارق مسیح گل کو بات کرنے دیں لیکن کیا آپ اسی حوالے سے بات کریں گے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے اسی حوالے سے مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ خود بات کریں گے اور اُن کو ہی respond کرنے دیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں زیادہ detail میں نہیں جاتا لیکن صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر میں نے اس طرح کی کوئی حرکت کی ہے یا ایک فیصد بھی ایسی بات کی ہو یا گالی نکالی ہو تو میں ہر جگہ پر قسم دینے کے لئے تیار ہوں کیونکہ میرے پاس تصاویر موجود ہیں۔ جب انہوں نے مجھے زدوکوب کیا اور میری شرٹ کے بٹن ٹوٹے اس کی تصاویر میرے موبائل میں موجود ہیں۔ جس گارڈ نے اُن پر لعنت بھیجی جو گیٹ پر کھڑے تھے وہ بھی بتا سکتے ہیں اور اُن کو قسم دے دیں کہ اگر میں نے وہاں پر کسی کو گالی نکالی ہے، کوئی فائل پھینکی ہے تو خدا کی وہ لعنتیں جو بائبل مقدس میں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بالکل غلط جواب دیا ہے۔ یہ میرے ساتھ انہوں نے بالکل زیادتی کی ہے لہٰذا یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ انکوائری ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب طارق مسیح گل! تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ باقاعدہ اس پر انکوائری ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے جو دو ماہ کے اندر اس کی رپورٹ دے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 19/14 محترمہ مسرت جمشید کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے اور pending کر دی گئی تھی۔ اس کا پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ منسٹر نے جواب دینا ہے۔

جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سرعام فروخت

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں کچھ کریموں کے متعلق ذکر ہے جس کا میں جواب پڑھ دیتی ہوں۔

Probiotics, prebiotics, Food supplements disinfectants, Nutritional products, Baby milk & foods, Medicated cosmetics, Medicated soaps, Medicated shampoos, Plasters, Darma care products and health products

کی تعریف شامل ہیں۔ ان تمام ادویات اور پراڈکٹس کی تیاری، امپورٹ ایکسپورٹ، خرید و فروخت اور pricing کو regulate کرنے کے لئے DRAP Act 2012 میں Alternative Medicine Health and OTC ڈویژن بنا لیا ہے جو کہ منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشن اور کوآرڈینیشن اسلام آباد کے زیر کنٹرول ہے۔ ہیلتھ پراڈکٹس تیار کرنے والی کمپنیوں کو DRAP Act 2012 کے Enlistment Rule 2014 کے تحت رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے۔ ایسی کمپنیاں اور ان کے پراڈکٹس کی رجسٹریشن اور Enlistment وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ جہاں تک پنجاب میں کریمیں اور شیمپو کی میڈیکل سٹورز / فارمیسیز پر فروخت کا تعلق ہے تو پنجاب گورنمنٹ ان کی معیاری فروخت کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کردار بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تعینات ڈرگ انسپکٹرز ایسے ہر میڈیکل سٹور / فارمیسی کا معائنہ کرتے ہیں جہاں کہیں ایسی کریمیں اور شیمپو فروخت کئے جاتے ہیں یا allopathic steroids کے پائے جانے کا شبہ ہو تو ایسے پراڈکٹس کے نمونہ جات تجزیے کے

لئے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری بھیجے جاتے ہیں۔ اگر کسی ایسے sample میں allopathic steroids کی موجودگی ثابت ہو جائے تو میڈیکل سٹوروں کو seal کر دیا جاتا ہے اور ڈرگ ایکٹ 1976 کے سیکشن 27 کے تحت ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور ڈرگ کورٹ میں سزائیں اور جرمانے DRAP Act کے تحت کئے جاتے ہیں۔ سال 2018 میں پنجاب کی لیبارٹریوں نے 68 samples میں allopathic اجزاء پانے کی رپورٹ کی جس پر قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ Cosmetics products کی ریگولیشن / رجسٹریشن وفاقی حکومت DRAP کے تحت کی جاتی ہے جس میں محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/ 86 جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے اور pending کی گئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب مراد راس دیں گے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملے کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول کا کُل رقبہ بارہ کنال ہے جس میں سے چار کنال بارہ مرلے کی چار دیواری و سکول واقع ہے جبکہ باقی رقبہ بغیر چار دیواری کے ہے جس کی نشاندہی کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی گوجرانوالہ کی جانب سے مورخہ 21۔ جنوری 2019 کو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو گوجرانوالہ کو مراسلہ جاری کیا گیا ہے جس میں استدعا کی گئی ہے کہ سکول کے کُل رقبہ خسرہ نمبر 1402 کی نشاندہی کی جائے۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو گوجرانوالہ

سے نشاندہی مکمل ہونے پر ناجائز قابضین سے مذکورہ سکول کا رقبہ واگزار کروانے کے لئے فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/88 شیخ علاؤالدین کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب مراد راس دیں گے۔

اوکاڑہ کے گرلز اور بوائز ہائی سکولوں کو کئی ایکڑ اراضی سے محروم کرنے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں تقسیم ہند سے پہلے ستلج کاٹن مل تعمیر ہوئی جس کے لئے 81 ایکڑ رقبہ مذکورہ مل کو دیا گیا۔ اوکاڑہ ٹیکسٹائل مل نے 19۔ مارچ 1945 کو 23 ایکڑ سات کنال اُنیس مرلے جگہ بحوالہ لیٹر نمبر C/1166 ڈپٹی سیکرٹری (ڈویلپمنٹ) برائے ڈی سی منٹگمری (موجودہ ساہیوال) برائے دو عدد سکولز بارہ ایکڑ برائے گرلز سکولز اور بارہ ایکڑ برائے بوائز سکولز مبلغ 84 ہزار روپے میں حاصل کی۔ ستلج کاٹن مل اوکاڑہ نے حسب معاہدہ مذکورہ رقبہ پر دو عدد سکولز ستلج گرلز ہائی سکول اور ستلج بوائز ہائی سکول مع کوارٹرز برائے ملازمین تعمیر کئے یہ دونوں سکولز اب تک چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت دونوں سکولوں میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد 5500 کے قریب ہے۔ 1965 کی جنگ کے بعد ستلج کاٹن مل کا مالک مسٹر برلا انڈیا چلا گیا اور مل Enemy property declared ہو کر محکمہ اوقاف کے پاس چلی گئی۔ 1981 میں جاوید اے شیخ نامی ایک شخص نے ستلج کاٹن مل خرید لی اور خریداری معاہدہ میں کُل رقبہ 105 ایکڑ دھوکا دہی سے مبلغ 40 لاکھ روپے میں خرید لیا جس میں 24 ایکڑ مذکورہ سکولوں کا رقبہ بھی شامل تھا۔ خریداری کے وقت صرف مل کو ظاہر کیا گیا اور سکولوں کا رقبہ دانستہ ظاہر نہ کیا گیا۔ 1972 میں جاوید اے ضیاء نے لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 1986/516 بسلسلہ دلائے جانے قبضہ 24 ایکڑ زمین زیر استعمال سکولز دائر کی جس کا فیصلہ جسٹس میر اے شیخ نے ستلج کاٹن مل کے حق میں کر دیا۔

محکمہ نے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی جو کہ خارج ہو گئی۔ سپریم کورٹ میں CPLA نمبر 2000/125-L دائر کی گئی جو کہ time barred ہونے کی بناء پر خارج ہو گئی۔ بعد میں Review petition No. 29-L/2000 دائر کی گئی جو خارج ہو گئی۔ مِل مالکان جاوید اے ضیاء نے مورخہ 24۔ جنوری 2001 24-01-2001 کو مِل کی یونین کے ساتھ معاہدہ کر لیا جس کے تحت مِل کی جگہ مع سکولوں کی جگہ ملازمین کے واجبات کی ادائیگی کے عوض جگہ قیمتاً دے دی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو اوکاڑہ نے مورخہ 27-06-2005 کو حکم جاری کیا کہ 14 ایکڑ 7 کنال 10 مرلہ جگہ جو کہ کوارٹرز اور خالی جگہ پر مشتمل تھی، مذکورہ مِل کو نہیں دی جا سکتی۔ اس حکم کے خلاف مِل مالکان نے رٹ پٹیشن نمبر 2005/13745 دائر کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اوکاڑہ نے CPLA نمبر 16/3591-L سپریم کورٹ آف پاکستان میں دائر کی ہوئی ہے۔ اس وقت تقریباً 12 ایکڑ زمین سکولوں کے قبضے میں ہے جس پر باقاعدہ سکولز چل رہے ہیں جبکہ بارہ ایکڑ زمین پر کوارٹرز اور خالی جگہ ہے جو کہ دوسرے لوگوں کے قبضے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت لمبا جواب دیا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی عدالت کی کوئی jurisdiction ایسی نہیں ہے اگر public interest میں 1894 کے Acquisition Act کے تحت آج بھی اس کو acquire کر لیں۔ پبلک interest کے اندر یہ اس کو payment کریں اور آج بھی یہ لے جائیں۔ اس پر کہیں پر کوئی پابندی نہیں ہے تو میں نے یہ تحریک التوائے کار اس لئے پیش کی تھی کہ پبلک interest میں یہ زمین نہیں جانی چاہئے۔ اس میں سپریم کورٹ کی جتنی judgments آئی ہیں تو آج بھی یہ اگر مارکیٹ rate پر خرید لیں تب بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں صرف یہ add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 84/19 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے
ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ٹی وی چینلز پر تنقیدی نظر ڈالی جائے۔ میڈیا جو ڈرامے ہماری نئی نسل کو دکھا رہا ہے وہ love story سے شروع ہو کر ساس بہو کے جھگڑوں پر ختم ہوتے ہیں۔ Topics پر نظر ڈالیں تو گھریلو جھگڑوں اور معاملوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، شوہر پر شک کرنے، بیوی پر تہمتیں لگانے، ساس کی مکاریاں، بہو کی سازشیں، نشہ کی اقسام اور کیسے نشہ کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! توجہ کریں نئی نسل بگڑ رہی ہے، Morning Shows کے نام پر جو vulgar اور لچر ڈانسز دکھائے جاتے ہیں، توجہ کریں اور پروڈیوسرز کو بے لگام مت چھوڑیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! منسٹر صاحب آج نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/89 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں!

عطائیوں اور ضمیر فروش ڈاکٹروں کی وجہ سے اموات میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے

کہ عطائیوں اور جنسی ادویات بیچنے والوں کی وجہ سے بڑھتی ہوئی اموات کا کچھ مداوا نہ ہو سکا ہے۔ غربت کے مارے ان عطائیوں اور ضمیر فروش نام نہاد ڈاکٹروں کی روزمرہ بلا جھجک عوام کی لوٹ کھسوٹ کے ساتھ ساتھ زندگیوں کا بھی خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے تمام ہسپتالوں سے اگر درست data اکٹھا کیا جائے تو بے شمار تعداد ان عطائیوں اور جنسی ادویات بیچنے والوں کی وجہ سے وارڈ بھرے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! حقیقتاً جب کسی مرنے والے کی دعائے مغفرت کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ موصوف رات بالکل ٹھیک ٹھاک تھے پتہ نہیں ان کو اچانک کیا ہوا؟ لوگ جاننے کے باوجود اس عطائی کا ذکر نہیں کرتے جس نے پہلے ہی بہت سے لوگوں کو دنیا سے رخصت کیا ہوا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! مزید وقت ضائع کئے بغیر انتہائی اہم ضرورت اس امر کی ہے کہ برطانوی دور کے انتہائی آزمودہ طریق کار علاج جو کہ LSMF کورس کے ذریعہ پورے ہندوستان بشمول لاہور کے میڈیکل سکولوں اور کالجوں میں کروایا جا رہا تھا کا فوری دوبارہ اجراء کیا جائے۔ جنگ عظیم دوئم میں بہت بڑی تعداد میں LSMF ڈاکٹرز نے گراں قدر خدمات دیں تھیں۔

جناب سپیکر! LSMF کورس کے بعد خواہش مند ڈاکٹروں کے لئے مزید دو سال کا کورس کروا کر ایم بی بی ایس کی ڈگری دے دی جاتی تھی۔ LSMF کورس کروانے والے افراد نے ملک میں بہترین کارکردگی دکھائی اور مریضوں کو ان qualified لوگوں کے ذریعے سہولیات میسر آئیں۔

جناب سپیکر! حیران کن امر یہ ہے کہ 1971 میں یہ کورس بند کر دیا گیا اور اس کے بند کرنے میں بھی میڈیکل مافیا شامل تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج عطائیوں کے بدست عوام کو تباہ کن صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ اب مزید وقت ضائع کئے بغیر LSMF کورسز فوری طور پر دوبارہ شروع کئے جائیں تاکہ عطائیت کا خاتمہ ہو سکے اور وہ لوگ جنہوں نے پرائمری پاس بھی نہیں کی اور موٹر سائیکلوں پر ایک ڈبہ رکھ کر گھر گھر مریضوں کو ہر بیماری کے علاج کے ساتھ ساتھ جنسی ادویات دے رہے ہیں، کا قلع قمع کیا جا سکے اور عوام کو مستند ڈاکٹرز بڑی تعداد میں

میسر آ سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سوموار کو اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب دیا جائے گا اس لئے سوموار تک کے لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔ جی، وزیر قانون!

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر عام بحث

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سالانہ reports کافی عرصے سے pending چلی آ رہی تھیں۔ یہ ہماری ایک قانونی requirement ہے کہ انہیں اس ہاؤس میں بحث کے لئے lay کیا جاتا ہے۔ آج ہم نے یہ reports lay کی تھیں اور میں معزز ممبران سے request کروں گا کہ جو معزز ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں تو میں محکمہ کی طرف سے جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بحث میں حصہ لینے کے لئے معزز ممبران اپنے نام بھجوا دیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو چکا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس یکم مارچ 2019 بروز جمعتہ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔